بقراط کا وہ مقالہ جو صحت اور بیماری کے ماحولیاتی اصولوں کی بنیاد بنا

1

ہوا، پانی اور مقامات

تحریر : بقراط

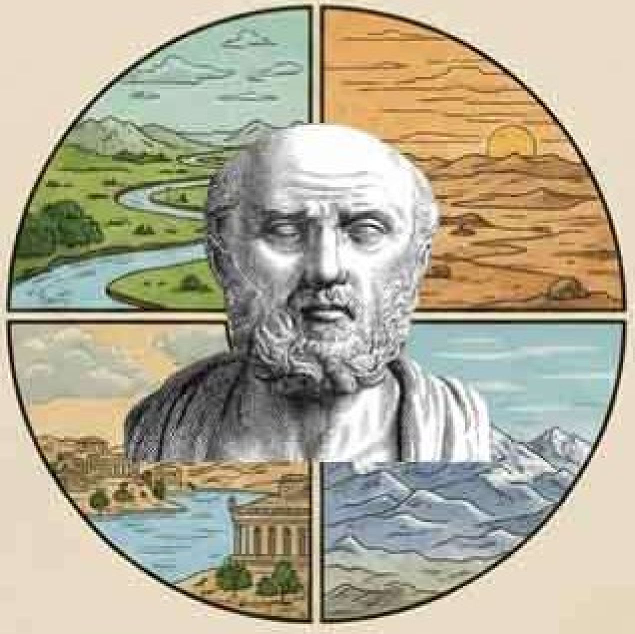

تدوین و ترجمہ : غلام محی الدین

- یونی طب فاؤنڈیشن-

ہوا پانی

اور

مقامات

تصنیف

بقراط

تدوین و ترجمہ

غلام محی الدین

یونی طب فاؤنڈیشن

نام کتاب	ہوا، پانی اور مقامات
مصنف	بقراط
تدوین وترجمہ	غلام محی الدین
کتابت	نبی احمد
ناشر	یونی طب فاؤنڈیشن
طباعت	2025ء،1447ھ

انتساب

یہ کتاب

انتہائی احترام اور عقیدت کے ساتھ

استادِ محترم،

استاذُ الحکماء حکیم رانا محمد سرور صاحب

کے نام

جن کی رہنمائی، شفقت اور علم کی روشنی نے

مجھے ہمیشہ درست سمت عطا کی۔

کتاب: ہوا، پانی اور مقامات کے ترجمہ کی اہم خصوصیات

"ہوا، پانی اور مقامات" صرف ایک طبّی کتاب نہیں بلکہ انسان اور کائنات کے تعلق کی ایک حکیمانہ اور عمیق تشریح ہے۔ اس مضمون میں ہم نے کوشش کی ہے کہ اس کے بنیادی نظریات کو موجودہ دور کی سمجھ بوجھ کے ساتھ واضح کیا جائے، تاکہ قارئین نہ صرف اصل متن کا مفہوم سمجھ سکیں، بلکہ اس فلسفے کی علمی گہرائی سے بھی آشنا ہوں۔

مزید برآں، یہ کتاب اطباء اور طلباء دونوں کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ یہ مبادیٔ طب میں شامل اُن بنیادی اصولوں کو بیان کرتی ہے جن پر پوری طبّی عمارت قائم ہے۔ بقراط اس کتاب میں بار بار اس حقیقت پر زور دیتے ہیں کہ انسان کی داخلی حالت—یعنی اس کا مزاج، اخلاط، اعضاء کی کارکردگی اور بیماریوں کے اسباب—کو درست طور پر سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے خارجی عناصر کا مطالعہ کیا جائے۔ فضا کی کیفیت، پانی کا مزاج، موسم کی شدت و نرمی، مقام کی ساخت، اور ماحول میں موجود باریک تغیرات وہ عوامل ہیں جو انسانی صحت کی اندرونی دنیا میں گہرے اثرات پیدا کرتے ہیں۔

اسی لیے یہ کتاب ہر طالبِ علمِ طب (Medical Student) کے لیے ناگزیر ہے، کیونکہ یہ اسے یہ بنیادی سبق دیتی ہے کہ داخلی طب (Internal Medicine) کو سمجھنے کی پہلی شرط خارجی عوامل (External Factors) پر غور و فکر کرنا ہے۔ جو معالج اپنے مریض کے ماحول (Environment)، اس کے موسم (Climate)، پانی (Water) اور رہائشی مقام (Locality) سے ناواقف ہے، وہ مرض کی اصل جڑ تک نہیں پہنچ سکتا۔

بقراط کا یہ فلسفہ نہ صرف قدیم طب کا مرکز ہے بلکہ آج کی جدید میڈیکل سائنس میں ایپیڈیمیولوجی (Epidemiology) اور انوائرنمنٹل میڈیسن (Environmental Medicine) کی صورت میں اپنی جگہ قائم رکھتا ہے۔

واضح رہے کہ اس لازوال مقالے کے تراجم انگریزی (English) اور جرمن (German) جیسی عالمی زبانوں میں تو شائع ہو چکے تھے، لیکن مصنف (مترجم) نے انتہائی آسان الفاظ میں اردو ترجمہ کرنے اور جہاں ضرورت پڑی تشریح کے ساتھ لکھنے کی کوشش کی ہے تاکہ طب کے طالب علموں کو اس قدیم اور قیمتی حکمت کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔

🏛️ بقراط کون تھے؟ (ذاتی پس منظر)

بقراط 460 قبل مسیح میں یونان کے جزیرے کوس (Kos) میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق ایک ایسے خاندان سے تھا جس کا دعویٰ تھا کہ ان کا سلسلہ نسب دیوتاؤں سے ملتا ہے۔ ان کے والد ایک طبیب تھے، اور کہا جاتا ہے کہ بقراط نے ابتدائی طبی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔

تاہم، بقراط کی سب سے بڑی پہچان یہ نہیں کہ وہ کہاں پیدا ہوئے، بلکہ یہ ہے کہ انہوں نے طب کو ایک فلسفہ کے بجائے ایک پیشہ ور سائنس میں بدل دیا۔ ان کے زمانے سے پہلے، بیماری کو اکثر دیوتاؤں کا غضب یا کسی بدروح کا سایہ سمجھا جاتا تھا۔ بقراط نے یہ تصور مکمل طور پر مسترد کر دیا اور کہا: "ہر بیماری کی ایک قدرتی وجہ ہوتی ہے۔"

🧠 انقلابِ طب: چار بنیادی نظریات

بقراط نے طب کو جس طرح تبدیل کیا، وہ ان کے چند بنیادی تصورات میں جھلکتا ہے:

1. اخلاقیات کی بنیاد: حلفِ بقراط (Hippocratic Oath)

شاید بقراط کا سب سے بڑا تحفہ وہ حلف ہے جو آج بھی دنیا بھر کے ڈاکٹرز لیتے ہیں۔ یہ حلف اخلاقیات، رازداری اور مریض کے فائدے کو سب سے اوپر رکھنے پر زور دیتا ہے۔ یہ حلف بقراط کا یہ واضح پیغام تھا کہ طب صرف ایک ہنر نہیں، بلکہ یہ ایک مقدس ذمہ داری ہے جس میں معالج کو ہمیشہ مریض کا وفادار رہنا چاہیے۔

2. بیماری کا ماحولیاتی تعلق (Environmental Medicine)

بقراط کا ایک انقلابی نظریہ ان کا مقالہ "ہوا، پانی، اور مقامات (On Airs, Waters, and Places)" ہے۔ جیسا کہ آپ نے خود ترجمہ میں دیکھا ہے، بقراط نے یہ سکھایا کہ ایک کامیاب طبیب کو صرف مریض کی نبض اور علامات نہیں دیکھنی چاہئیں، بلکہ اسے پورے ماحول کا مطالعہ کرنا چاہیے:

موسموں کی تبدیلیاں: سال کے کس حصے میں کون سی بیماریاں عام ہوتی ہیں۔

جغرافیائی محل وقوع: شہر شمال، جنوب، مشرق یا مغرب میں ہے (جس کا اثر گرمی، ہوا اور پانی پر پڑتا ہے)۔

پانی کا معیار: لوگ دلدلی، سخت یا میٹھا پانی استعمال کر رہے ہیں۔

لوگوں کا طرزِ زندگی: وہ محنت کش ہیں یا سست۔

بقراط کے مطابق، ان عوامل کو جانے بغیر کوئی بھی وبائی بیماری (Epidemic) یا مقامی بیماری (Endemic) کی پیش گوئی نہیں کر سکتا۔

3. خود شفایابی کا اصول (Vis Medicatrix Naturae)

بقراط کا یقین تھا کہ جسم میں خود شفا (Self-Healing) کی ایک اندرونی قوت موجود ہے۔ طبیب کا کام محض اس قوت کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا اور جسم کو آرام دینا ہے۔ ان کا مشہور مقولہ تھا: "فطرت ہی بیماریوں کی معالج ہے (Nature is the Healer of Diseases)۔" اسی لیے وہ غیر ضروری اور سخت علاج سے پرہیز کرنے کی تلقین کرتے تھے، ایک ایسا نقطہ نظر جو آج کی جدید طب میں بھی بہت اہم ہے۔

4. نگرانی اور غذا (Observation and Diet)

بقراط کا اصرار تھا کہ ڈاکٹر کو سب سے زیادہ بھروسہ اپنی آنکھوں اور مشاہدے پر کرنا چاہیے۔ ان کے مطابق، ڈاکٹر کو مریض کی نیند، غذا، جسمانی رنگت، بول و براز، اور پسینے تک کا بغور مشاہدہ کرنا چاہیے۔ ان کے نزدیک، "غذا کو دوا اور دوا کو غذا ہونا چاہیے"، جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ علاج اور روک تھام دونوں میں متوازن خوراک کو کتنی اہمیت دیتے تھے۔

💡 **بقراط کی کتابیں (The Hippocratic Corpus)**

اگرچہ آج یہ کہنا مشکل ہے کہ بقراط نے خود کون سی کتابیں لکھی تھیں، لیکن ان سے منسوب تقریباً 60 طبی مقالوں کا مجموعہ موجود ہے جسے "بقراطی مجموعہ" (Hippocratic Corpus) کہا جاتا ہے یونی طب فاؤنڈیشن نے ان کا اردو ترجمہ کرنے کا قصد کیا ہے ان کے اب تک جرمن زبانوں میں ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ یہ مقالے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالتے ہیں، جن میں آپریشن کے طریقے، ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کا علاج، خواتین کے امراض، اور دماغی صحت شامل ہیں۔ یہ مجموعہ درحقیقت قدیم یونانی طبی علم کا ایک خزانہ ہے۔

فہرست عنوانات

طبی تحقیقات کے بنیادی اصول	9
طبیب کی مہارت اور پیشگی تشخیص	10
غیر محفوظ مقامات کے مقامی صحت کے مسائل	11
شمالی اور سرد ہواؤں کی زد میں واقع شہروں کا مطالعہ	13
مشرقی رخ والے شہر: صحت بخش محل وقوع	15
ناقص ہواداری اور باشندوں کا رنگ و مزاج	16
پانی کی اقسام، خصوصیات اور طبی استعمال	17
پانی کی تخلیق اور اس کا طبعی عمل (تبخیر اور تکثیف)	20
مخلوط اور سخت پانی کا استعمال اور اس کے نقصانات	22
موسمی تغیرات اور سالانہ صحت کی پیش گوئی	24
شدید موسمی تبدیلیوں میں طبی احتیاط	26
درجہ حرارت کا پھلوں، مویشیوں اور انسانوں کی ساخت پر اثر	27
موسم کی تبدیلیوں کے باعث خطے اور باشندوں کی فطرت میں تضاد	29
Macrocephali: لمبے سروں والے باشندے	29
فاسس کے دلدلی علاقے کے باشندوں کا مطالعہ	31
ایشیا میں مزاج کی نرمی کی اصل وجوہات	32
شادی کی شرط: تین دشمنوں کو قتل کرنا	33
سیتھیائی خانہ بدوش: طرزِ زندگی اور ٹھنڈک کا اثر	34
سیتھیائی نسل کی جسمانی ساخت اور یکساں ماحول	35
جسمانی سستی کا ثبوت: چربی، کمزوری اور خانہ بدوشی	37
سیتھیائی نسل کی کم تولیدی صلاحیت کی وجوہات	38
بیماریوں کی خدائی یا طبعی وجہ؟	39
یورپی باشندوں کی ہیئت اور مزاج کا تنوع	41
یورپ میں قبائل کا تنوع اور جغرافیائی تعین	42

طبی تحقیقات کے بنیادی اصول

جو شخص بھی طب(Medicine) کو صحیح طریقے سے سمجھنا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے یوں عمل کرے:

- **موسموں پر غور** (Consideration of Seasons) :سب سے پہلے سال کے موسموں پر غور کرے اور دیکھے کہ ہر موسم کیا اثرات (Effects) مرتب کرتا ہے، کیونکہ ہر موسم یکساں نہیں ہوتا بلکہ اپنی تبدیلیوں کے لحاظ سے بہت مختلف ہوتا ہے۔
- **ہواؤں کا جائزہ** :پھر ہواؤں، یعنی گرم اور سرد ہواؤں کا جائزہ لے، خاص طور پر وہ ہوائیں جو تمام علاقوں میں عام ہوتی ہیں، اور پھر وہ جو کسی خاص علاقے کی خصوصیت ہوتی ہیں۔
- **پانی کی خصوصیات** :ہمیں پانی کی خصوصیات پر بھی غور کرنا چاہیے۔ جس طرح پانی ذائقے اور وزن میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، اسی طرح ان کی طبی خصوصیات میں بھی بہت فرق ہوتا ہے۔
- **شہر کا مقام** :اسی طرح، جب کوئی شخص کسی اجنبی شہر میں آتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ شہر کے جغرافیائی محلِ وقوع کو دیکھے کہ یہ ہواؤں اور سورج کے طلوع ہونے کی نسبت کہاں واقع ہے؛ کیونکہ اس کا اثر یکساں نہیں ہوتا چاہے وہ شہر شمال میں ہو یا جنوب میں، مشرق میں ہو یا مغرب میں۔(1)
- **آبادی کی تفصیلات** :ان چیزوں پر کسی کو بڑی توجہ سے غور کرنا چاہیے، اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ:

بقراط کے مطابق، جب کوئی طبیب کسی اجنبی شہر میں جاتا ہے، تو اسے فوراً درج ذیل جغرافیائی عوامل کو دیکھنا چاہیے تاکہ وہ وہاں کی بیماریوں کی نوعیت سمجھ سکے:

شہر کا مقام :(Situation) شہر پہاڑی ہے، نشیبی ہے، یا میدان میں ہے۔

ہواؤں کا رُخ :(Winds) شہر ٹھنڈی شمالی ہواؤں کی زد میں ہے، یا گرم جنوبی ہواؤں سے محفوظ ہے۔

سورج کا رُخ :(Sun's Rising/Setting) شہر کا مشرقی (طلوعِ آفتاب) رخ کھلا ہے یا مغربی (غروبِ آفتاب) رخ کھلا ہے۔

مشرقی رخ: سورج کی پہلی کرنین پانی اور ہوا کو صاف کرتی ہیں۔ باشندے صحت مند، صاف رنگت اور کم بیماریوں والے ہوتے ہیں۔

مغربی رخ: صبح کے وقت دھند اور نمی رہتی ہے، شام کو دیر تک تپش پڑتی ہے۔ باشندے کمزور، زرد رنگ والے ہوتےہیں کیوں کہ ہوا صاف نہیں ہوتی۔

شمالی رخ: ٹھنڈی، خشک ہوائیں، سخت پانی۔ باشندے مضبوط جسم لیکن شدید امراض جیسے نمونیہ کا شکار ہوتےہیں۔

جنوبی رخ: گرم مرطوب ہوائیں، دلدلی پانی۔ باشندے ڈھیلے ڈھالے، بلغمی امراض کا شکار ہوتے ہیں۔

- وہاں کے باشندے کس طرح کا پانی استعمال کرتے ہیں، آیا وہ دلدلی اور نرم ہے، یا سخت ہے اور اونچی، پتھریلی جگھوں سے بہہ کر آتا ہے، اور کیا وہ کھارا ہے اور پکانے کے لیے موزوں نہیں؟
- زمین کیسی ہے، آیا وہ بنجر ہے اور پانی کی کمی ہے، یا جنگلات والی اور خوب سیر اب ہے، اور کیا وہ کسی گہری، گھٹن والی جگہ پر واقع ہے یا بلندی پر اور سرد ہے؟
- اور یہ بھی دیکھے کہ وہاں کے باشندوں کا طرزِ زندگی کیسا ہے اور ان کے مشاغل کیا ہیں؛ آیا وہ زیادہ شراب نوشی اور کھانے کے شوقین ہیں اور سست ہیں، یا وہ ورزش اور محنت کو پسند کرتے ہیں اور کھانے پینے میں اعتدال سے کام لیتے ہیں۔

ان چیزوں (پانی، ہوا، اور مقام کے جغرافیہ) کے بعد طبیب کو چاہیے کہ وہ باقی تمام چیزوں کی تحقیق کرے۔

طبیب کی مہارت اور پیشگی تشخیص

کیونکہ اگر کوئی شخص ان تمام باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے، یا کم از کم ان میں سے زیادہ تر کو جانتا ہے، تو جب وہ کسی اجنبی شہر میں آئے گا تو وہ درج ذیل باتوں کو جاننے سے محروم نہیں رہے گا:

- وہ بیماریاں جو اس علاقے میں خاص طور پر پائی جاتی ہیں۔
- وہ عام بیماریاں جو وہاں پھیلی ہوئی ہیں، ان کی مخصوص نوعیت کیسی ہے۔

اس طرح، وہ نہ تو بیماریوں کے علاج کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا ہوگا اور نہ ہی کوئی غلطی کرے گا، جیسا کہ اس شخص کے ساتھ ہونے کا امکان ہے جس نے ان معاملات پر پہلے غور نہیں کیا ہوتا۔ مزید برآں، جیسے جیسے موسم اور سال آگے بڑھتا ہے، وہ بتا سکتا ہے کہ:

- کون سی وبائی امراض شہر پر حملہ آور ہوں گی، چاہے وہ گرمیوں میں ہوں یا سردیوں میں۔
- ہر فرد کو نظامِ زندگی (خوراک اور معمولات) میں تبدیلی کے باعث کس خطرے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

کیونکہ موسموں کی تبدیلیوں، ستاروں کے طلوع و غروب ہونے اور ان کے اثرات کو جان کر، وہ پہلے سے جان لے گا کہ آنے والا سال کیسا گزرنے والا ہے۔

یہ تحقیقات کرنے اور موسموں کو پہلے سے جان لینے کے بعد، ایسا شخص ہر خاص معاملے سے واقف ہوگا اور صحت کی حفاظت میں کامیاب رہے گا، اور اسے اپنے فن (علمِ طب) کے عملی استعمال میں ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑے گا۔

اور اگرچہ کچھ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ چیزیں زیادہ تر علمِ موسمیات (Meteorology) سے تعلق رکھتی ہیں، تو دوبارہ غور کرنے پر یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ علمِ فلکیات (Astronomy) طب میں بہت کم نہیں، بلکہ حقیقت میں بہت زیادہ مددگار ثابت ہوتا ہے۔

کیونکہ موسموں کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ انسانوں کے نظام ہضم (Digestive Organs) میں بھی تبدیلی آتی ہے۔

غیر محفوظ مقامات کے مقامی صحت کے مسائل

میں اب واضح انداز میں بیان کروں گا کہ مذکورہ بالا چیزوں کی تحقیق اور وضاحت کس طرح کی جانی چاہیے۔

- **شہر کی خصوصیات:** ایسا شہر جو گرم ہواؤں کی زد میں ہو (یہ وہ ہوائیں ہیں جو سورج کے موسمِ سرما میں طلوع ہونے اور غروب ہونے کے درمیان چلتی ہیں، یعنی جنوبی گرم ہوائیں)، اور یہ ہوائیں وہاں کی خاصیت ہوں، لیکن وہ شہر شمالی ہواؤں سے محفوظ ہو۔(1)
- **پانی:** ایسے شہر میں پانی بہت زیادہ اور نمکین ہو گا۔ چونکہ یہ پانی اونچی جگہوں سے بہہ کر آتا ہے، لہٰذا وہ گرمیوں میں لازمی طور پر گرم اور سردیوں میں ٹھنڈا ہو گا۔

باشندوں کی صحت اور جسمانی ساخت

ایسے شہر کے باشندوں کی جسمانی حالت عام طور پر یوں ہوتی ہے:

- **مزاج اور پیٹ:** ان کا سر نم (Humid) اور بلغم پر مبنی (Phlegmatic) ہوتا ہے، اور ان کے پیٹ اکثر خراب رہتے ہیں، جس کی وجہ سر سے بلغم کا نیچے بہنا ہوتا ہے۔
- **جسمانی شکل:** ان کے جسم عام طور پر ڈھیلے ڈھالے (Flabby) ہوتے ہیں۔
- **کھانا پینا:** وہ زیادہ کھاتے پیتے نہیں ہیں؛ خاص طور پر شراب پینا، اور اگر وہ نشہ کی حد تک لے جایا جائے، تو ان کے لیے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔

1۔ یعنی یا تو پہاڑ آڑ بنے ہوں، یا جغرافیائی ساخت ایسی ہو کہ سرد شمالی ہوائیں اندر نہ آسکیں۔ جیسا کہ شام کے کچھ جنوبی علاقے، شمالی مصر کے علاقے

🌡️ مخصوص بیماریاں(Endemic Diseases)

اس علاقے میں مندرجہ ذیل بیماریاں خاص طور پر عام ہوتی ہیں:

- خواتین: عورتیں اکثر بیمار رہتی ہیں اور انہیں زیادہ حیض آتا ہے۔ بہت سی عورتیں بیماری کی وجہ سے بانجھ ہو جاتی ہیں (قدرتی طور پر نہیں)، اور ان کا حمل ضائع ہونے کے واقعات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔
- بچے: شیر خوار بچوں کو تشنج (Convulsions) اور دمہ (Asthma) کے حملے ہوتے ہیں، جنہیں وہاں کے لوگ بچپن کی بیماری سمجھتے ہیں اور بعض اوقات اسے "مقدس بیماری) "مرگی (Epilepsy/ بھی کہتے ہیں۔
- مرد: مردوں کو پیچش(Dysentery)، اسہال(Diarrhea)، لرزہ بخار(Hepialus)، سردیوں میں دائمی بخار، بار بار جسم پر پھنسیاں (Epinyctis) اور مقعد کے قریب بواسیر (Hemorrhoids) کی شکایات ہوتی ہیں۔

کم پائی جانے والی بیماریاں

- پھیپھڑوں کے تیز امراض: پہلو کا درد(Pleurisies)، نمونیا(Peripneumonies)، شدید بخار (Ardent Fevers)، اور جتنی بھی بیماریاں شدید سمجھی جاتی ہیں، وہ زیادہ کثرت سے نہیں ہوتیں، کیونکہ یہ بیماریاں ان علاقوں میں عام نہیں ہوتیں جہاں پیٹ عموماً ڈھیلا (قبض کے برعکس) رہتا ہو۔

- آنکھوں کی بیماریاں: آنکھوں کی بیماریاں (Ophthalmies) نم مزاج کی ہوتی ہیں، لیکن شدید نوعیت کی نہیں ہوتیں اور جلد ٹھیک ہو جاتی ہیں، سوائے اس کے کہ جب موسم کی تبدیلی کی وجہ سے وبائی شکل اختیار کر لیں۔

🧠 بڑی عمر کے خطرات

جب یہ لوگ پچاس سال کی عمر پار کر لیتے ہیں، تو دماغ سے نزلے کا اخراج (Defluxions) شروع ہو جاتا ہے، جو انہیں اچانک سورج کی تپش یا شدید ٹھنڈک کا سامنا کرنے پر فالج (Paralytic) زدہ کر دیتا ہے۔

یہ بیماریاں ان کے علاقے میں مقامی (Endemic) ہوتی ہیں، اور اس کے علاوہ، اگر موسم کی تبدیلی سے متعلق کوئی وبائی مرض پھیلے، تو وہ اس کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔"

شمالی اور سرد ہواؤں کی زد میں واقع شہروں کا مطالعہ

لیکن جو شہر اس کے برعکس مقام رکھتے ہیں، یعنی وہ جو ٹھنڈی ہواؤں کی زد میں ہوں (یہ وہ ہوائیں ہیں جو موسم گرما میں سورج کے غروب ہونے اور طلوع ہونے کے درمیان چلتی ہیں، یعنی شمالی ٹھنڈی ہوائیں)، اور یہ ہوائیں ان کی خاصیت ہوں، اور وہ شہر جنوبی اور گرم ہواؤں سے محفوظ ہوں۔ ان شہروں کی صورت حال مندرجہ ذیل ہے:

شہر کی خصوصیات

- **پانی:** سب سے پہلے تو وہاں کا پانی عموماً سخت اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

باشندوں کی صحت اور جسمانی ساخت

- **جسمانی ساخت:** وہاں کے باشندے لازماً مضبوط اور دبلے پتلے ہوتے ہیں۔
- **نظامِ ہضم:** ان کے نظامِ ہضم سے اخراج (پاخانہ) سخت ہوتا ہے اور مشکل سے ہوتا ہے، جبکہ اوپری اخراج (قے وغیرہ) زیادہ سیال ہوتا ہے اور بلغم پر مبنی ہونے کے بجائے صفراوی (Biliary) ہوتا ہے۔
- **سر:** ان کے سر صحت مند اور سخت ہوتے ہیں، اور وہ زیادہ تر رگوں کے پھٹنے (Burstings of Vessels) کے شکار ہوتے ہیں۔

مخصوص بیماریاں (Endemic Diseases)

- **پھیپھڑوں کے تیز (Acute) امراض:** ان میں وبائی طور پر پھیلنے والی بیماریاں پہلو کا درد (Pleurisies) اور وہ جو شدید امراض (Acute Diseases) کہلاتی ہیں، شامل ہیں۔ چونکہ ان کا پیٹ سخت (قبض) رہتا ہے، اس لیے یہ ہونا لازمی ہے۔
- **پھیپھڑوں میں پیپ:** جسم کی سختی (Tension) اور آنتوں کی سختی کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے پھیپھڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے؛ ان کا خشک مزاج اور پانی کا ٹھنڈا پن انہیں (رگوں کے) پھٹنے کا زیادہ شکار بناتا ہے۔
- **کھانا پینا:** ایسی ساخت والے لوگ زیادہ کھانے کے شوقین ہوتے ہیں لیکن زیادہ پینے (شراب نوشی) کے نہیں۔ کیونکہ ایک ہی وقت میں زیادہ کھانے والا اور زیادہ شراب پینے والا ہونا ممکن نہیں ہے۔
- **آنکھوں کے امراض:** آخرکار ان میں بھی آنکھوں کے امراض (Ophthalmies) پیدا ہوتے ہیں؛ لیکن یہ امراض سخت اور شدید نوعیت کے ہوتے ہیں، اور جلد ہی آنکھوں کے پھٹنے پر ختم ہو جاتے ہیں۔

- **دیگر شکایات:** تیس سال سے کم عمر کے لوگ گرمیوں میں شدید نکسیر (Nosebleeds) کا شکار ہوتے ہیں۔ مرگی (Epilepsy) کے حملے نایاب لیکن شدید ہوتے ہیں۔
- **عمر اور مزاج:** ایسے لوگ نسبتاً لمبی عمر پانے والے ہوتے ہیں۔ ان کے زخموں سے زیادہ رطوبتیں نہیں بہتی ہیں اور نہ ہی وہ موذی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ مزاج کے لحاظ سے یہ لوگ شفیق ہونے کے بجائے زیادہ وحشی ہوتے ہیں۔

میں نے جن بیماریوں کا ذکر کیا ہے وہ مردوں میں خاص طور پر عام ہوتی ہیں، اور اس کے علاوہ، وہ موسموں کی تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہونے والی کسی بھی عام بیماری کا بھی شکار ہو سکتے ہیں۔

خواتین کی صحت

- جسمانی ساخت: خواتین بھی، سب سے پہلے، پانی کے سخت، غیر ہضم شدہ، اور ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے مضبوط (Hard) ساخت کی ہوتی ہیں۔
- حیض اور زچگی: ان کا حیض بے قاعدہ ہوتا ہے، مقدار میں کم ہوتا ہے اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ انہیں ولادت میں بھی مشکل پیش آتی ہے، لیکن ان میں حمل ضائع ہونے کا رجحان زیادہ نہیں ہوتا۔
- دودھ پلانا: جب وہ بچے پیدا کرتی ہیں، تو انہیں دودھ پلانے میں دشواری ہوتی ہے؛ کیونکہ پانی کی سختی اور ہضم نہ ہونے والی نوعیت ان کا دودھ خشک کر دیتی ہے۔
- نفاس میں بیماری: وضع حمل (Childbirth) کے بعد اکثر سل (Phthisis/ Tuberculosis) ہو جاتی ہے، کیونکہ زچگی کی مشقتیں اکثر اندرونی درد اور کھنچاؤ (Strains) کا باعث بنتی ہیں۔
- بچے: چھوٹے بچوں کو خصیے میں پانی بھرنے (Dropsies in the testicle) کی شکایت ہوتی ہے، جو بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ غائب ہو جاتی ہے۔ ایسے شہر میں وہ دیر سے جوان ہوتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا، گرم اور ٹھنڈی ہواؤں اور اس طرح کے محل وقوع والے شہروں کا یہی حال ہے۔

مشرقی رخ والے شہر: صحت بخش محل وقوع

ایسے شہر جو سورج کے طلوع ہونے کے وقت چلنے والی (مشرقی) ہواؤں کے درمیان واقع ہیں (1)، اور ان کے مخالف سمت والے شہروں کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

🌞 **مشرقی رُخ والے شہر (مشرق کی طرف کھلنے والے)**

وہ شہر جو سورج کے طلوع ہونے کی سمت واقع ہیں، ان کے شمال کی طرف مائل یا گرم ہواؤں کی زد میں رہنے والے شہروں کی نسبت زیادہ صحت بخش ہونے کا امکان ہوتا ہے، خواہ ان کے درمیان صرف ایک فرلانگ کا ہی فاصلہ کیوں نہ ہو۔

آب و ہوا: سب سے پہلے تو، وہاں گرمی اور سردی دونوں معتدل ہوتی ہیں۔

پانی: پھر ایسے شہر میں وہ پانی جو طلوع ہوتے سورج کی طرف بہتا ہے، لازمی طور پر صاف، خوشبودار، نرم اور پینے میں لذیذ ہوتا ہے۔ کیونکہ سورج طلوع ہوتے وقت ان پر چمک کر ان کو صاف کر دیتا ہے، ان بخارات کو ختم کر کے جو عام طور پر صبح کے وقت چھائے رہتے ہیں۔

باشندوں کی صحت: باشندے زیادہ تر اچھے رنگت اور تازہ چہروں والے ہوتے ہیں، بشرطیکہ کوئی بیماری اس میں رکاوٹ نہ ڈالے۔ ان کی آوازیں صاف ہوتی ہیں، اور وہ مزاج اور عقل کے لحاظ سے ان لوگوں سے بہتر ہوتے ہیں جو شمال کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اس ملک کی تمام پیداوار بھی اسی طرح بہتر ہوتی ہے۔

ماحول اور بیماری: ایسا شہر جو اس طرح واقع ہو، وہ گرمی اور سردی میں اعتدال کے لحاظ سے موسمِ بہار سے مشابہت رکھتا ہے۔ یہاں بیماریاں تعداد میں کم ہوتی ہیں اور کمزور نوعیت کی ہوتی ہیں، اور ان میں کچھ مماثلت ان بیماریوں سے ہوتی ہے جو گرم ہواؤں والے علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔

خواتین: یہاں کی خواتین بہت زیادہ بچے پیدا کرنے والی (Prollific) ہوتی ہیں، اور انہیں ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔

ان شہروں کے حالات ایسے ہی ہیں۔

1۔ وہ شہر جو مشرق سے آنے والی صبح کی ہواؤں کے رخ پر واقع ہوں، یعنی وہ شہر جن کی طرف صبح طلوع کے وقت مشرق سے ہوائیں آتی ہیں۔ جیسا کہ بقراط کا اپنا شہر کوس (Kos)، بودرم (Turkey)، کنیڈس (Cinnidus)،

ناقص ہواداری اور باشندوں کا رنگ و مزاج

لیکن ایسے شہر جو مغرب کی طرف واقع ہوں(1)، اور جو مشرق سے چلنے والی ہواؤں سے محفوظ ہوں، اور جہاں جنوبی گرم ہوائیں اور شمال کی ٹھنڈی ہوائیں شاذ و نادر ہی پہنچتی ہوں، لازمی طور پر بہت غیر صحت بخش محل و قوع میں ہوتے ہیں:

⚠️ غیر صحت بخش ماحول

- پانی کی کیفیت: سب سے پہلے تو وہاں کا پانی صاف نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر صبح کے وقت دھند (Mist) چھائی رہتی ہے، اور یہ دھند پانی میں گھل مل جاتی ہے اور اس کی صفائی کو ختم کر دیتی ہے، کیونکہ سورج افق سے کافی بلند ہونے تک پانی پر اپنی روشنی نہیں ڈالتا۔
- ہوا اور موسم: اور گرمیوں میں، مشرق کی طرف سے ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں اور اوس (Dews) پڑتی ہے۔ دن کے آخری حصے میں غروب ہونے والا سورج خاص طور پر باشندوں کو جھلسا دیتا ہے۔

باشندوں کی صحت اور امراض

- **جسمانی حالت:** اسی لیے ایسے لوگ پیلے (Pale) اور کمزور (Enfeebled) ہوتے ہیں، اور وہ جزوی طور پر پہلے بیان کردہ تمام بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں، لیکن ان میں سے کوئی ایک بیماری خاص طور پر انہی سے مخصوص نہیں ہوتی۔
- **آواز:** ان کی آوازیں کھردری اور بیٹھی ہوئی (Rough and Hoarse) ہوتی ہیں، جس کی وجہ ہوا کی حالت ہے، کیونکہ ایسے مقام پر ہوا عام طور پر ناپاک اور غیر صحت بخش ہوتی ہے، کیونکہ ان کے پاس اسے صاف کرنے کے لیے شمالی ہوائیں موجود نہیں ہوتیں۔
- **شام کی ہوا:** اور جو ہوائیں ان کے پاس ہوتی ہیں وہ بہت نم (Humid) مزاج کی ہوتی ہیں، کیونکہ شام کی ہواؤں کی نوعیت ہی ایسی ہوتی ہے۔

1۔ جہاں بقراط نے مشاہدہ کیا وہ (Kos ،Aegean ،Bodrum ،Datça ،Gökova ،Marmaris) والے علاقوں ہیں۔ وہاں کئی specific bays / inner harbors جغرافیائی طور پر مشرق/شمالی صُبحی ہواؤں سے محفوظ (leeward) رہ سکتے ہیں۔ یہ جگہیں اچھی طرح دھوپ نہ لینے، صبح کی دھند/نمّی پکڑ لینے، اور شام میں زیادہ گرم محسوس ہونے — یعنی بقراط کے "غیر صحت بخش" حالات — کی مناسب مثالیں ہیں۔

🍁 موسمِ خزاں سے مشابہت

دن کی تبدیلیوں کے لحاظ سے، ایسے شہر کا محل وقوع موسمِ خزاں (Autumn) سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہے، کیونکہ صبح اور شام کے درمیان (درجہ حرارت یا فضا کے معیار کا) فرق بہت زیادہ ہوتا ہے۔

صحت کے لیے سازگاریا اس کے برعکس ہواؤں کے حوالے سے یہی صورت حال ہے.

پانی کی اقسام، خصوصیات اور طبی استعمال

اور میں پانی کی دیگر اقسام کا بھی بیان کرنا چاہتا ہوں، یعنی کون سا پانی صحت بخش ہے اور کون سا غیر صحت بخش، اور پانی سے کیا برے اور کیا اچھے اثرات حاصل ہو سکتے ہیں؛ کیونکہ صحت میں پانی کا بہت بڑا حصہ ہے۔

💧 غیر صحت بخش پانی(Marshy/Stagnant)

- **خصوصیات:** وہ پانی جو دلدلی، ٹھہرا ہوا (Stagnant) اور جھیلوں کا ہوتا ہے، وہ لازمی طور پر گرمیوں میں گرم، گاڑھا، اور سخت بو والا ہوتا ہے، کیونکہ اس میں بہاؤ نہیں ہوتا۔ چونکہ یہ مسلسل بارش کے پانی سے بھر تا رہتا ہے اور سورج کی تپش پڑتی رہتی ہے، اس لیے اس کا رنگ صحیح نہیں ہوتا، یہ غیر صحت بخش ہوتا ہے، اور صفرا (Bile) پیدا کرتا ہے۔
- **سردیوں میں:** سردیوں میں، وہ برف اور یخ سے منجمد، ٹھنڈا اور گدلا ہو جاتا ہے، اس لیے وہ زیادہ تر بلغم (Phlegm) پیدا کرتا ہے اور آواز میں خرخراہٹ لاتا ہے۔
- **بیماریاں:** جو لوگ یہ پانی پیتے ہیں ان کی تلی (Spleen) بڑی ہو جاتی ہے اور رکاوٹ کا شکار ہوتی ہے، ان کے پیٹ سخت، دبلے پتلے اور گرم ہوتے ہیں۔ ان کے کندھے، ہنسلی کی ہڈیاں(Collar-bones) ، اور چہرے دبلے ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ ان کا گوشت پگھل کر تلی میں جذب ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ پتلے ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ بھوک اور پیاس میں زیادہ (Voracious)ہوتے ہیں؛ ان کے پیٹ اوپر اور نیچے دونوں طرف سے بہت خشک ہوتے ہیں، جس کے لیے انہیں سخت ترین ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔

- **دائمی امراض:** یہ بیماری (تلی کا مسئلہ) ان کے لیے گرمیوں اور سردیوں دونوں میں عادت بن جاتی ہے، اور اس کے علاوہ وہ موذی قسم کے استسقاء (Dropsies) کا شکار بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ گرمیوں میں انہیں اکثر پیچش (Dysenteries)، اسہال (Diarrheas)، اور طویل چوتھے دن کا بخار (Quartan Fevers) ہو جاتا ہے، اور یہ بیماریاں جب لمبی چلتی ہیں تو ایسے مزاج والوں کو استسقاء کا شکار بنا کر موت کا سبب بنتی ہیں۔ یہ وہ بیماریاں ہیں جو ان پر گرمیوں میں حملہ کرتی ہیں۔
- **سردیوں میں:** سردیوں میں، نوجوان لوگ نمونیا (Pneumonia) اور جنونی امراض (Maniacal Affections) کا شکار ہوتے ہیں؛ اور بڑی عمر کے لوگ پیٹ کی سختی کی وجہ سے شدید بخاروں (Ardent Fevers) کا۔
- **خواتین اور بچے:** خواتین ورم (Oedema) اور سفید رطوبت کے ورم (Leucophlegmasiae) کا شکار ہوتی ہیں؛ حمل کے دوران انہیں ولادت میں مشکل پیش آتی ہے؛ ان کے بچے بڑے اور سوجے ہوئے پیدا ہوتے ہیں، اور پھر دودھ پلانے کے دوران دبلے اور بیمار ہو جاتے ہیں۔ ولادت کے بعد خواتین میں نفاس کی رطوبت (Lochial Discharge) صحیح طرح سے خارج نہیں ہوتی۔ بچوں کو خاص طور پر فتق (Hernia) کی شکایت ہوتی ہے، اور بالغوں کو ٹانگوں پر پھولی ہوئی رگیں (Varices) اور زخم ہو جاتے ہیں۔ ایسے مزاج والے لوگ زیادہ طویل العمر نہیں ہو سکتے، بلکہ مقررہ وقت سے پہلے ہی وقت سے پہلے بڑھاپے کی حالت میں آ جاتے ہیں۔ اور مزید یہ کہ، خواتین کو حاملہ ہونے کا گمان ہوتا ہے، اور جب ولادت کا وقت آتا ہے تو پیٹ کی وہ بڑھی ہوئی حالت غائب ہو جاتی ہے، اور یہ رحم کے استسقاء (Dropsy of the Uterus) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ایسے پانیوں کو میں ہر مقصد کے لیے برا سمجھتا ہوں۔

دیگر غیر صحت بخش پانی (Hard/Mineral)

ان کے بعد برے پانی وہ ہیں جن کے چشمے چٹانوں میں ہوں، جس کی وجہ سے وہ لازمی طور پر سخت ہوں گے، یا وہ ایسی مٹی سے آتے ہوں جو گرم پانی کے چشمے (Thermal Waters) پیدا کرتی ہو، جیسے وہ جن میں لوہا، تانبا، چاندی، سونا، گندھک، پھٹکری، تارکول (Bitumen)، یا سہاگہ (Nitre/Soda) ہو۔ کیونکہ یہ سب گرمی کی قوت سے بنتے ہیں۔ ایسے پانی سخت اور گرم مزاج کے ہوتے ہیں، پیشاب کے ذریعے مشکل سے خارج ہوتے ہیں، اور آنتوں سے بھی مشکل سے خارج ہوتے ہیں۔ اچھے پانی اس طرح کی مٹی سے نہیں نکل سکتے۔

🥇 بہترین پانی(Best Waters)

- بہترین پانی وہ ہیں جو اونچی زمینوں اور مٹی کی پہاڑیوں سے بہتے ہیں۔ یہ میٹھے، صاف ہوتے ہیں، اور تھوڑی سی شراب کو برداشت کر سکتے ہیں۔ یہ گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں ٹھنڈے ہوتے ہیں، کیونکہ گہرے کنوؤں سے نکلنے والے پانیوں کا ایسا ہی ہونا ضروری ہے۔
- سب سے زیادہ قابل تعریف وہ پانی ہیں جو سورج کے طلوع ہونے کی طرف بہتے ہیں، اور خاص طور پر گرمیوں کے سورج کی طرف؛ کیونکہ وہ لازمی طور پر زیادہ صاف، خوشبودار، اور ہلکے ہوتے ہیں۔
- لیکن تمام نمکین، کچے، اور کھردری قسم کے پانی پینے کے لیے اچھے نہیں ہیں۔

🩺 پانی کا استعمال (طبی ہدایات)

تاہم، کچھ خاص مزاج اور بیماریاں ایسی ہیں جن کے لیے ایسے پانی مناسب ہوتے ہیں، جیسا کہ میں ابھی وضاحت کروں گا:

پانی کے ذرائع کی ترجیح:

- **سب سے بہترین:** وہ جن کے چشمے مشرق کی طرف ہوں۔
- **دوسرے نمبر پر:** وہ جو سورج کے گرمیوں میں طلوع اور غروب ہونے کے درمیان ہوں، اور خاص طور پر جو طلوع کی سمت ہوں۔
- **تیسرے نمبر پر:** وہ جو گرمیوں اور سردیوں میں غروب ہونے کے درمیان ہوں۔
- **سب سے بدترین:** وہ جو جنوب کی طرف ہوں، اور جو سردیوں میں طلوع اور غروب ہونے کے درمیان ہوں؛ اور جو جنوب کی طرف ہوں وہ بہت خراب ہوتے ہیں، لیکن جو شمال کی طرف ہوں وہ بہتر ہوتے ہیں۔

طبیب کو استعمال یوں کرنا چاہیے:

- جو شخص اچھی صحت اور طاقت میں ہو اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، وہ ہمیشہ جو پانی دستیاب ہو وہ پی سکتا ہے۔
- لیکن جو شخص کسی بیماری کے لیے سب سے موزوں پانی پینا چاہتا ہو، وہ درج ذیل ہدایات پر عمل کر کے اپنا مقصد حاصل کر سکتا ہے:

- جن لوگوں کے پیٹ سخت ہوں اور آسانی سے جل جاتے ہوں، ان کے لیے سب سے میٹھے، سب سے ہلکے، اور سب سے شفاف پانی مناسب ہوں گے۔
- لیکن جن لوگوں کے پیٹ نرم، ڈھیلے، اور بلغم زدہ ہوں، انہیں سب سے سخت، کچے اور نمکین قسم کے پانی کا انتخاب کرنا چاہیے، کیونکہ اس طرح وہ سب سے زیادہ آسانی سے خشک ہو جائیں گے۔
- کیونکہ جو پانی ابالنے کے لیے موزوں ہوتے ہیں اور بہت حل پذیر ہوتے ہیں، وہ قدرتی طور پر آنتوں کو آسانی سے ڈھیلا اور پگھلا دیتے ہیں؛ لیکن جو پانی سخت، بے قابو ہوں اور ابالنے کے لیے موزوں نہ ہوں، وہ آنتوں کو باندھتے اور خشک کرتے ہیں۔

نمکین پانی کے بارے میں غلط فہمی:

لوگ نمکین پانیوں کے بارے میں نادانی کی وجہ سے دھوکہ کھا گئے ہیں، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ پانی جلا بخشنے والے (Purgative) ہیں، جبکہ یہ اس کے بالکل برعکس ہیں؛ کیونکہ ایسے پانی کچے ہوتے ہیں اور ابالنے کے لیے ناموزوں ہوتے ہیں، اس لیے ان سے پیٹ ڈھیلا ہونے کے بجائے بند ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

اور چشموں کے پانیوں کے بارے میں یہی ہے۔

پانی کی تخلیق اور اس کا طبعی عمل (تبخیر اور تکثیف)

اور اب میں بارش کے پانی اور برف سے حاصل ہونے والے پانی کی کیفیت بیان کرنا چاہتا ہوں۔

بارش کا پانی (Rain-Water)

خصوصیات: بارش کا پانی سب سے ہلکا، سب سے میٹھا، سب سے پتلا، اور سب سے صاف ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سورج اصل میں پانی کے سب سے پتلے اور ہلکے حصے کو اٹھاتا اور اپنی طرف کھینچتا ہے، جیسا کہ نمکیات کی نوعیت سے ظاہر ہے؛ کیونکہ نمکین حصہ اپنی موٹائی اور وزن کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہے اور نمک بن جاتا ہے۔ لیکن سورج اپنے ہلکے پن کی وجہ سے سب سے پتلے حصے کو کھینچتا ہے۔

عمل: سورج اس پتلے حصے کو نہ صرف جھیلوں سے بلکہ سمندر سے بھی، اور ہر اس چیز سے بھی حاصل کرتا ہے جس میں نمی ہو۔ اور نمی ہر چیز میں موجود ہے۔ انسان سے بھی سورج اس کے رسوں (Juices) کا سب سے پتلا اور ہلکا حصہ کھینچ لیتا ہے۔

ثبوت (پسینہ): اس کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی شخص دھوپ میں چلتا ہے یا کپڑے پہنے بیٹھا ہوتا ہے، تو جسم کا وہ حصہ جس پر سورج براہ راست پڑتا ہے، وہاں پسینہ نہیں آتا، کیونکہ سورج جو بھی پسینہ ظاہر ہوتا ہے اسے فوراً اڑا دیتا ہے۔ لیکن وہ حصے جو کپڑے یا کسی اور چیز سے ڈھکے ہوتے ہیں، وہاں پسینہ آتا ہے، کیونکہ پسینے کے ذرات کو سورج کھینچ کر باہر نکالتا ہے، لیکن ڈھکنے کی وجہ سے وہ محفوظ رہتے ہیں اور سورج انہیں تحلیل نہیں کر پاتا۔ جب وہ شخص سائے میں آتا ہے تو پورا جسم یکساں طور پر پسینہ خارج کرتا ہے، کیونکہ اب سورج اس پر نہیں چمک رہا ہوتا۔

خراب ہونے کا رجحان: اسی وجہ سے، تمام قسم کے پانیوں میں، یہ (بارش کا پانی) سب سے جلد خراب ہوتا ہے؛ اور بارش کے پانی میں ایک بدبودار داغ ہوتا ہے، کیونکہ اس کے ذرات زیادہ تر چیزوں سے جمع اور مخلوط ہوتے ہیں، اس لیے وہ جلد خراب ہو جاتے ہیں۔

بادل بننا: اس کے علاوہ، جب یہ (پانی) کھینچ کر اوپر اٹھتا ہے اور ہوا میں گھومتا اور ملتا ہے، تو اس کا گدلا اور سیاہ حصہ باقی حصے سے الگ ہو کر بادل اور دھند بن جاتا ہے۔ لیکن سب سے باریک اور ہلکا حصہ باقی رہ جاتا ہے، جو سورج کی گرمی اور پکنے (Concocted) سے میٹھا ہو جاتا ہے، کیونکہ پکنے کے بعد تمام چیزیں میٹھی ہو جاتی ہیں۔

بارش کا گرنا: جب یہ منتشر ہوتا ہے اور یکجا نہیں ہوتا تو اوپر چلا جاتا ہے۔ لیکن جب مخالف ہواؤں سے جمع ہو کر گاڑھا ہوتا ہے، تو جہاں یہ سب سے زیادہ گاڑھا ہو جائے، وہاں نیچے گر جاتا ہے۔ ایسا اس وقت ہونے کا امکان ہوتا ہے جب بادل ایک ہوا کے ساتھ چل رہے ہوں جو انہیں ٹھہرنے نہیں دیتی، اور وہ اچانک مخالف سمت سے آنے والی دوسری ہوا اور بادلوں سے ٹکرا جاتے ہیں: وہاں وہ پہلے گاڑھے ہوتے ہیں، اور جو حصہ پیچھے ہوتا ہے وہ بھی اس جگہ پر آ جاتا ہے، اور اس طرح وہ موٹا، سیاہ اور جمع ہو جاتا ہے، اور اپنے وزن سے نیچے گر کر بارش بن جاتا ہے۔

استعمال: ظاہری طور پر، یہ پانی سب سے بہترین ہیں، لیکن انہیں ابالنے اور چھاننے کی ضرورت ہوتی ہے؛ کیونکہ بصورتِ دیگر ان میں بدبو ہوتی ہے، اور انہیں پینے والوں کی آواز میں خرخراہٹ اور موٹاپا پیدا ہوتا ہے۔

🧊 برف اور یخ کا پانی (Water from Snow and Ice)

خصوصیات: برف اور یخ (Ice) سے حاصل ہونے والے پانی سب برے ہوتے ہیں، کیونکہ جب وہ ایک بار جم جاتے ہیں، تو وہ دوبارہ کبھی اپنی پہلی فطرت کو حاصل نہیں کرتے؛ کیونکہ ان میں جو حصہ صاف، ہلکا اور میٹھا ہوتا ہے، وہ الگ ہو کر غائب ہو جاتا ہے؛ لیکن سب سے گدلا اور بھاری حصہ پیچھے رہ جاتا ہے۔

تجربہ: آپ اسے اس طرح جانچ سکتے ہیں: اگر سردیوں میں آپ کسی برتن میں ناپ کر پانی ڈالیں اور اسے کھلی ہوا میں رکھیں جب تک کہ وہ مکمل طور پر جم نہ جائے، اور پھر اگلے دن اسے کسی گرم جگہ پر لائیں جہاں برف پگھل جائے، اگر آپ پانی کو پگھلنے کے بعد دوبارہ ناپیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ مقدار میں بہت کم ہو گیا ہے۔

نتیجہ: یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جمنے سے سب سے ہلکا اور پتلا حصہ تحلیل ہو کر خشک ہو گیا ہے، نہ کہ سب سے بھاری اور موٹا حصہ، کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ اسی لیے میں سمجھتا ہوں کہ برف اور یخ سے حاصل ہونے والا پانی، اور ان سے ملتا جلتا پانی، کسی بھی مقصد کے لیے سب سے بدترین ہے۔

بارش کے پانی، اور برف اور یخ سے حاصل ہونے والے پانی کی یہ خصوصیات ہیں۔

مخلوط اور سخت پانی کا استعمال اور اس کے نقصانات

انسانوں کو پتھری کی شکایت، اور گردوں کے امراض، حبس البول(Strangury) ، عرق النساء(Sciatica) ، اور فتق (Rupture)تب ہوتے ہیں، جب وہ ہر قسم کا پانی پیتے ہیں، خاص طور پر بڑے دریاؤں کا پانی جس میں چھوٹے ندی نالے آکر گرتے ہوں، یا اس جھیل کا پانی جس میں ہر طرح کے کئی چشمے بہتے ہوں، اور وہ پانی جو ایک طویل فاصلے سے لایا جاتا ہو۔

مخلوط پانیوں کا نقصان

ایسا اس لیے ہے کیونکہ ناممکن ہے کہ ایسا پانی یکساں ہو، بلکہ اس میں ایک قسم کا پانی میٹھا، دوسرا نمکین اور کھریا(Aluminous) ، اور کچھ گرم چشموں سے بہتا ہوا ہوتا ہے۔ یہ سب آپس میں مل کر موافق نہیں آتے، اور ہمیشہ طاقتور حصہ غالب آجاتا ہے۔ لیکن ہر بار ایک ہی قسم طاقتور نہیں رہتی، بلکہ ہواؤں کے مطابق کبھی کوئی اور کبھی کوئی۔ مثال کے طور پر، شمالی ہوا ایک پانی کو طاقت دیتی ہے اور جنوبی ہوا دوسرے کو، اور اسی طرح باقی ہواؤں کا بھی حال ہے۔

ایسے پانیوں سے برتنوں میں کیچڑ اور ریت کا جمع ہونا لازمی ہے، اور انہیں پینے سے مذکورہ بالا بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

🌡️ پتھری بننے کا طریقہ کار

لیکن یہ بیماریاں سب کو کیوں نہیں ہوتیں، اس کی وضاحت میں اب کروں گا۔

- **جن میں نہیں بنتی:** جن لوگوں کا پیٹ ڈھیلا اور صحت مند حالت میں ہوتا ہے، اور جن کا مثانہ گرم نہیں ہوتا، اور مثانے کی گردن زیادہ سکڑی ہوئی نہیں ہوتی، وہ سب آزادانہ طور پر پیشاب کرتے ہیں اور مثانے میں کوئی جمود (Concretion) نہیں بنتا۔

- **جن میں بنتی ہے:** لیکن جن لوگوں میں پیٹ گرم ہوتا ہے، مثانے کی حالت بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ اور جب مثانہ غیر معمولی طور پر گرم ہو جاتا ہے، تو اس کی گردن میں سوزش آ جاتی ہے۔ جب یہ سب کچھ ہوتا ہے تو مثانہ پیشاب کو باہر نہیں دھکیلتا، بلکہ اس کی گرمی کو بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے۔
- **تشکیل:** پیشاب کا سب سے پتلا حصہ خارج ہو جاتا ہے، اور خالص حصہ پیشاب کی صورت میں نکل جاتا ہے، لیکن سب سے گاڑھا اور گدلا حصہ گاڑھا ہو کر جم جاتا ہے، پہلے تھوڑی مقدار میں، لیکن بعد میں زیادہ مقدار میں؛ کیونکہ وہ پیشاب میں گھومتا ہے، تو جو بھی گاڑھی چیز ملتی ہے اسے اپنے اندر شامل کر لیتا ہے، اور اس طرح وہ بڑھ کر سخت ہو جاتا ہے۔

علامات

اور جب ایسے لوگ پیشاب کرتے ہیں تو پتھری، جو پیشاب کے دباؤ سے دھکیلی جاتی ہے، مثانے کی گردن میں آ کر پیشاب کو روک دیتی ہے اور شدید درد پیدا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے پتھری والے بچے اپنے مخصوص اعضاء کو رگڑتے اور نوچتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ پیشاب کی رکاوٹ وہیں کہیں ہے۔

ثبوت: میرے کہنے کی دلیل کے طور پر، پتھری کے مریضوں کا پیشاب بہت شفاف (Limpid) ہوتا ہے، کیونکہ سب سے گاڑھا اور گندا حصہ پیچھے رہ کر جم چکا ہوتا ہے۔ پتھری کے زیادہ تر معاملات میں ایسا ہی ہوتا ہے۔

بچوں میں پتھری

دودھ سے پتھری: پتھری بچوں میں دودھ سے بھی بنتی ہے، جب وہ صحت بخش نہ ہو بلکہ بہت گرم اور صفراوی (Bilious) ہو۔ کیونکہ یہ پیٹ اور مثانے کو گرم کر دیتا ہے، جس سے پیشاب بھی گرم ہو کر اسی طرح کی تبدیلی سے گزرتا ہے۔

شراب کا مشورہ: میرا کہنا ہے کہ بچوں کو صرف بہت ہلکی شراب (Most Diluted Wine) دینا بہتر ہے، کیونکہ ایسی شراب رگوں کو کم سے کم جلائے گی اور خشک کرے گی۔

♀ خواتین میں کمی کی وجہ

وجہ: خواتین میں پتھری آسانی سے نہیں بنتی، کیونکہ ان کی پیشاب کی نالی (Urethra) چھوٹی اور چوڑی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ان میں پیشاب آسانی سے خارج ہو جاتا ہے۔

وہ مردوں کی طرح شرم گاہ کو ہاتھوں سے رگڑتی نہیں ہیں اور نہ ہی اس راستے کو چھوتی ہیں؛ کیونکہ خواتین میں پیشاب کی نالی براہ راست شرم گاہ میں کھلتی ہے، جو مردوں میں نہیں ہوتا، اور نہ ہی ان میں پیشاب کی نالی اتنی چوڑی ہوتی ہے، اور وہ بچوں سے زیادہ پانی پیتی ہیں۔

ان کے بارے میں یہی صورت حال ہے، یا تقریباً یہی۔

موسمی تغیرات اور سالانہ صحت کی پیش گوئی

اور موسموں کے متعلق، کوئی شخص مندرجہ ذیل مشاہدات سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ آیا سال بیماری والا (Sickly) ثابت ہو گا یا صحت بخش:(Healthy)

صحت مند سال کی علامات

اگر ستاروں کے طلوع اور غروب ہونے سے متعلق مظاہر ویسے ہی ہوں جیسے ہونے چاہئیں؛ اگر خزاں (Autumn) میں بارشیں ہوں؛ اگر سردی (Winter) معتدل ہو، نہ زیادہ گرم ہو اور نہ ہی بے وقت کی ٹھنڈی ہو، اور اگر بہار (Spring) میں بارشیں موسم کے مطابق ہوں، اور گرمیوں میں بھی ایسا ہی ہو، تو یہ سال صحت بخش ثابت ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

گرم اور وبائی سال کی علامات

لیکن اگر سردی خشک اور شمالی ہواؤں والی ہو، اور بہار برسات والی اور جنوبی ہواؤں والی ہو، تو گرمی (Summer) لازمی طور پر بخار کی نوعیت کی ہو گی اور آنکھوں کی بیماریوں (Ophthalmies) اور پیچش (Dysenteries) کو جنم دے گی۔

وجہ: کیونکہ جب دم گھونٹ دینے والی گرمی اچانک شروع ہو جاتی ہے، جبکہ زمین بہار کی بارشوں اور جنوبی ہوا سے نم ہو چکی ہوتی ہے، تو زمین کی طرف سے گرمی لازمی طور پر دگنی ہو جاتی ہے، جو بارش سے بھیگی ہوئی ہوتی ہے اور جلتے ہوئے سورج سے گرم ہو جاتی ہے۔

جسمانی اثرات: جبکہ، ساتھ ہی، لوگوں کے پیٹ صحیح حالت میں نہیں ہوتے، اور نہ ہی دماغ صحیح طرح سے خشک ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی بہار کے بعد، یہ ناممکن ہے کہ جسم اور اس کا گوشت رطوبات (Humors) سے لدا ہوا نہ ہو، چنانچہ بہت تیز بخار سب پر حملہ کریں گے، لیکن خاص طور پر بلغمی مزاج والوں پر۔

دیگر امراض: پیچش کا شکار ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے، خاص طور پر خواتین اور ان لوگوں کو جن کا مزاج بہت زیادہ نم ہو۔

شفا کی امید: اور اگر کتے کے ستارے کے طلوع ہونے پر (Dogstar rising) بارش اور سردیوں کے طوفان آ جائیں، اور اگر اطیسی ہوائیں (etesian winds) چلیں، تو امید کی جا سکتی ہے کہ یہ بیماریاں ختم ہو جائیں گی، اور خزاں صحت بخش ہو گا؛ لیکن اگر ایسا نہ ہو، تو یہ موسم بچوں اور خواتین کے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے، لیکن بوڑھوں کو سب سے کم خطرہ ہو گا۔ اور صحت یاب ہونے والے لوگ چوتھے دن کے بخار (Quartans) میں مبتلا ہو جائیں گے، اور چوتھے دن کے بخار سے استسقاء (Dropsies) میں۔

❄️ سرد اور خشک سال کی علامات

لیکن اگر سردی جنوبی، برسات والی اور معتدل ہو، لیکن بہار شمالی، خشک اور سردیوں کی نوعیت کی ہو، تو سب سے پہلے:

- **خواتین:** وہ خواتین جو حمل سے ہوں اور جن کی ولادت بہار میں ہونی ہو، ان کا حمل ضائع ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اور جو بچے پیدا کرتی ہیں، وہ کمزور اور بیمار ہوتے ہیں، چنانچہ وہ یا تو فوراً مر جاتے ہیں یا زندہ رہیں تو نازک، کمزور اور علیل رہتے ہیں۔ خواتین کے ساتھ یہ صورت حال ہوتی ہے۔
- **دیگر امراض:** دیگر لوگ پیچش اور خشک آنکھوں کی بیماریوں (Dry Ophthalmies) کا شکار ہوتے ہیں، اور بعض کو سر میں شروع ہونے والا نزلہ (Catarrhs) ہوتا ہے جو پھیپھڑوں تک اتر جاتا ہے۔
- **مزاجی تقسیم:** بلغمی مزاج کے مردوں کو پیچش ہونے کا امکان ہوتا ہے؛ اور خواتین کو بھی، ان کی نم فطرت کی وجہ سے، بلغم دماغ سے نیچے اترتا ہے۔ جو لوگ صفراوی (Bilious) مزاج کے ہوتے ہیں، انہیں ان کے گوشت کی گرمی اور خشکی کی وجہ سے خشک آنکھوں کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ بوڑھوں کو بھی ان کے ڈھیلے پن اور رگوں کے پگھلنے کی وجہ سے نزلہ ہوتا ہے، جس سے ان میں سے کچھ اچانک فوت ہو جاتے ہیں اور کچھ دائیں یا بائیں طرف کے فالج (Paralytic) کا شکار ہو جاتے ہیں۔
- **فالج کی وجہ:** کیونکہ جب سردی جنوبی ہوتی ہے اور جسم گرم ہوتا ہے، تو خون اور رگیں صحیح طرح سے نہ سکڑی ہوں؛ اور جب شمالی، خشک اور سرد بہار آ جاتی ہے، تو دماغ، جسے نزلہ اور خرخراہٹ کے ذریعے کھلنا اور صاف ہونا چاہیے تھا، سکڑ جاتا ہے اور سکڑاؤ میں آ جاتا ہے، چنانچہ گرمی اور موسم گرما کے اچانک آنے سے اور تبدیلی آنے سے یہ بیماریاں ظاہر ہوتی ہیں۔

پانی اور مقام کا اثر

جو شہر سورج اور ہواؤں کے لیے اچھے مقام پر ہوتے ہیں، اور اچھا پانی استعمال کرتے ہیں، وہ ان تبدیلیوں کو کم محسوس کرتے ہیں، لیکن جو دلدلی اور جوہڑ کے پانی استعمال کرتے ہیں، حالانکہ وہ ہواؤں اور سورج کے لحاظ سے اچھے مقام پر ہوتے ہیں، وہ سب اسے زیادہ محسوس کرتے ہیں۔

گرمی اور خزاں کا اثر

خشک گرمی: اور اگر گرمی خشک ہو، تو وہ بیماریاں جلد ہی ختم ہو جاتی ہیں، لیکن اگر برسات والی ہو، تو وہ طویل ہو جاتی ہیں؛ اور کسی بھی زخم کے کسی بھی وجہ سے خوردنی (Phagedenic) بن جانے کا خطرہ ہوتا ہے؛ اور بیماریوں کے اختتام پر لینٹری (Lienteries - کچی غذا کا اخراج) اور استسقاء (Dropsies) ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ پیٹ آسانی سے خشک نہیں ہوتے۔

برسات والی گرمی اور خزاں: اور اگر گرمی برسات والی اور جنوبی ہو، اور اس کے بعد خزاں بھی ایسا ہی ہو، تو سردی لازمی طور پر بیماریوں والی ہو گی، اور بلغمی مزاج والوں اور چالیس سال سے زیادہ عمر والوں کو شدید بخار ہونے کا امکان ہوتا ہے، اور صفراوی مزاج والوں کو پہلو کا درد اور نمونیا ہونے کا۔

خشک گرمی اور برسات والی خزاں: لیکن اگر گرمی جھلسی ہوئی اور شمالی ہو، لیکن خزاں برسات والی اور جنوبی ہو، تو سر درد اور دماغ کا سڑنا (Sphacelus of the Brain) ہونے کا امکان ہوتا ہے؛ اور اس کے علاوہ آواز میں خرخراہٹ، نزلہ، کھانسی، اور بعض صورتوں میں سل (Consumption)۔

شمالی اور خشک موسم کی افادیت

شمالی اور خشک موسم: لیکن اگر موسم شمالی ہو اور پانی نہ ہو، یعنی نہ تو Dogstar کے بعد اور نہ ہی Arcturus کے بعد بارش ہو؛ یہ حالت ان لوگوں کے لیے سب سے زیادہ موافق ہوتی ہے جو فطری طور پر بلغمی ہوں، جو نم مزاج کے ہوں، اور خواتین کے لیے۔

صفراوی مزاج کے لیے مضر: لیکن یہ صفراوی مزاج والوں کے لیے سب سے زیادہ مخالف ہے؛ کیونکہ وہ بہت زیادہ خشک ہو جاتے ہیں، اور خشک نوعیت کی آنکھوں کی بیماریاں ہو جاتی ہیں، تیز اور دائمی دونوں طرح کے بخار ہو جاتے ہیں، اور بعض صورتوں میں سوداوی مزاج (Melancholy) بھی؛ کیونکہ صفرا کا سب سے نم اور پانی والا حصہ خرچ ہو جاتا ہے، اور سب سے گاڑھا اور تیز (Acrid) حصہ باقی رہ جاتا ہے، اور خون کا بھی یہی حال ہوتا ہے، جب یہ بیماریاں ان پر حملہ کرتی ہیں۔

بلغمی مزاج کے لیے مفید: لیکن یہ تمام چیزیں بلغمی مزاج والوں کے لیے فائدہ مند ہوتی ہیں، کیونکہ وہ اس سے خشک ہو جاتے ہیں، اور سردیوں میں رطوبات کے بوجھ کے بجائے ان کے خشک ہونے کے ساتھ داخل ہوتے ہیں۔

شدید موسمی تبدیلیوں میں طبی احتیاط

جو شخص ان چیزوں کا مطالعہ اور مشاہدہ کرتا ہے، وہ موسموں کی تبدیلیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اکثر اثرات کی پیش گوئی کر سکتا ہے۔

احتیاطی اوقات (Critical Periods)

سب سے بڑی تبدیلیوں میں احتیاط: کسی کو چاہیے کہ وہ موسموں کی سب سے بڑی تبدیلیوں کے دوران خاص طور پر محتاط رہے۔

طبی عمل میں تاخیر: اور ان تبدیلیوں کے گزر جانے کے بعد کم از کم دس یا اس سے زیادہ دن گزرنے تک جان بوجھ کر نہ تو دوائیں دینی چاہئیں، نہ پیٹ پر داغ لگانا (Cautery) چاہیے، اور نہ ہی وہاں چیرا (Incisions) لگانا چاہیے۔

انتہائی خطرناک اوقات: اب، سب سے بڑی اور سب سے خطرناک تبدیلیاں دونوں انقلابِ شمسی (Solstices) ہیں، اور ان میں بھی خاص طور پر گرمی کا انقلابِ شمسی (Summer Solstice)، اور اسی طرح دونوں اعتدالین (Equinoxes) ہیں، لیکن ان میں بھی خاص طور پر خزاں کا اعتدال (Autumnal Equinox)۔

⭐ ستاروں کا اثر

ستاروں کے طلوع ہونے پر احتیاط: کسی کو ستاروں کے طلوع ہونے کے وقت بھی محتاط رہنا چاہیے، خاص طور پر ڈاگ سٹار (Dogstar - شعریٰ یمانی) کے طلوع ہونے پر، پھر آرکٹورس (Arcturus) کے، اور پھر پلیئڈز (Pleiades - پروین) کے غروب ہونے پر۔

بیماریوں پر اثر: کیونکہ ان دنوں میں بیماریاں خاص طور پر فیصلہ کن (Critical) ثابت ہوتی ہیں—کچھ جان لیوا ثابت ہوتی ہیں، کچھ ختم ہو جاتی ہیں، اور باقی تمام بیماریاں دوسری شکل اور دوسری ساخت میں بدل جاتی ہیں۔

ان کے بارے میں یہی صورت حال ہے۔

درجہ حرارت کا پھلوں، مویشیوں اور انسانوں کی ساخت پر اثر

میں اب یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ ایشیا اور یورپ ہر لحاظ سے ایک دوسرے سے کس طرح مختلف ہیں، اور وہاں کے باشندوں کی ہیئت کے بارے میں، کیونکہ وہ مختلف ہیں اور بالکل ایک دوسرے سے مشابہت نہیں رکھتے۔

ان سب کا بیان کرنا ایک لمبی کہانی ہوگی، لیکن میں آپ کو بتاؤں گا کہ میں سب سے بڑے اور نمایاں اختلافات کے بارے میں کیا سوچتا ہوں۔

🌏 ایشیا کی فطرت اور ماحول

میں کہتا ہوں کہ ایشیا تمام چیزوں کی فطرت کے لحاظ سے یورپ سے بہت مختلف ہے، دونوں ہی زمین کی پیداوار اور باشندوں کے حوالے سے۔

- پیداوار: ایشیا میں ہر چیز بہت زیادہ خوبصورت اور بڑی پیدا ہوتی ہے۔
- آب و ہوا: ملک زیادہ نرم ہے، اور باشندوں کا مزاج بھی زیادہ شفیق اور محبت والا ہے۔
- وجہ: اس کی وجہ موسموں کا معتدل مزاج ہے۔ کیونکہ یہ مشرق کی طرف سورج کے طلوع ہونے کے درمیان واقع ہے، اور سردی (اور گرمی) سے دور ہے۔ کوئی بھی چیز اتنی زیادہ نشوونما اور نرمی پیدا نہیں کرتی جب تک کہ آب و ہوا میں کوئی غالب صفت نہ ہو، بلکہ درجہ حرارت کی عمومی مساوات غالب رہے۔

🍎 ایشیا کے بہترین حصے

درمیانہ حصہ: ایشیا کے ہر حصے میں صورت حال یکساں نہیں ہے، لیکن ملک کے وہ حصے جو گرمی اور سردی کے بیچ میں واقع ہیں، وہاں پھل اور درخت سب سے زیادہ پیدا ہوتے ہیں، وہاں کی آب و ہوا سب سے زیادہ خوشگوار ہوتی ہے، اور وہ آسمانی و زمینی دونوں طرح کے خالص پانی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

زرخیزی: کیونکہ وہ نہ تو زیادہ گرمی سے جھلسے ہوئے ہوتے ہیں، اور نہ ہی خشکی اور بارش کی کمی سے سوکھے ہوتے ہیں، اور نہ ہی انہیں سردی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ وہ وافر بارشوں اور برف سے خوب سیراب ہوتے ہیں، اس لیے موسم کے پھل، جیسا کہ توقع کی جا سکتی ہے، کثرت سے اُگتے ہیں، خواہ وہ بوئے گئے بیج سے پیدا ہوں یا وہ پودے جو زمین خود بخود پیدا کرتی ہے۔ ان کے پھلوں کو باشندے استعمال کرتے ہیں، انہیں جنگلی حالت سے تربیت دیتے ہیں اور مناسب مٹی میں منتقل کرتے ہیں۔

حیوانات و انسان: وہاں پالے جانے والے مویشی بھی تندرست، خاص طور پر زیادہ بچے دینے والے، اور بہترین نسل پیدا کرتے ہیں۔

جسمانی وصف: باشندے بھی اچھی خوراک پاتے ہیں، شکل و صورت میں انتہائی خوبصورت، قد میں بڑے، اور ہیئت یا جسامت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے کم ہی مختلف ہوتے ہیں۔

ماحول کی تشبیہ: اور ملک خود بھی، اپنی ساخت اور موسموں کی نرمی کے لحاظ سے، موسمِ بہار سے قریبی مشابہت رکھتا ہے۔

🧘 مزاج پر اثر

فطرت: ایسے حالات میں، خواہ وہ مقامی باشندے ہوں یا کسی دوسرے ملک کے، ان میں مردانہ ہمت، مصیبتیں برداشت کرنے کی صلاحیت، محنت طلب کام، اور بلند حوصلہ پیدا نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہاں لازمی طور پر آرام اور خوشی کا غلبہ ہوتا ہے۔

حیوانات: اسی وجہ سے وہاں کے جنگلی جانوروں کی شکلیں بھی بہت مختلف ہوتی ہیں۔

میرے خیال میں مصریوں اور لیبیائی باشندوں کے ساتھ بھی یہی صورت حال ہے

موسم کی تبدیلیوں کے باعث خطے اور باشندوں کی فطرت میں تضاد

لیکن سورج کے گرمیوں میں طلوع ہونے کی دائیں طرف سے لے کر پالوس میوٹس (Palus Maeotis) [بحیرہ آزوف کا قدیم نام] تک کے علاقوں کے متعلق، (کیونکہ یہی ایشیا اور یورپ کی سرحد ہے)، ان کے ساتھ معاملہ کچھ یوں ہے:

🧍 باشندوں میں زیادہ تنوع

فرق کی شدت: یہاں کے باشندے ایک دوسرے سے ان لوگوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ مختلف ہوتے ہیں جن کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے، اور اس کی وجہ موسموں کا اختلاف اور مٹی کی فطرت ہے۔

تیز موسمی تبدیلیوں کا اثر: لیکن ملک کی نوعیت کے لحاظ سے، معاملہ وہاں بھی وہی ہے جو تمام دوسرے انسانوں میں ہے؛ کیونکہ جہاں موسم سب سے زیادہ اور سب سے تیزی سے بدلتے ہیں، وہاں ملک سب سے زیادہ جنگلی اور ناہموار ہوتا ہے؛ اور آپ کو پہاڑوں، جنگلات، میدانوں اور چراگاہوں میں سب سے زیادہ تنوع ملے گا۔

معتدل موسمیاتی علاقوں کا اثر: لیکن جہاں موسم زیادہ نہیں بدلتے، وہاں ملک سب سے زیادہ ہموار ہوتا ہے۔

🏞️ انسان کا فطرت سے تعلق

اور اگر کوئی غور کرے گا، تو باشندوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے:

- طبعی مماثلت: بعض کی فطرت ان زمینوں کی طرح ہوتی ہے جو درختوں سے ڈھکی اور خوب سیراب ہوں۔
- بعض کی فطرت پانی کی کمی والی پتلی مٹی جیسی ہوتی ہے۔
- بعض کی فطرت دلدلی اور کیچڑ والی جگہوں جیسی ہوتی ہے۔
- اور بعض کی فطرت بنجر اور سوکھی زمین کے میدان جیسی ہوتی ہے۔

اختلاف کی وجہ: کیونکہ ان کے جسمانی ساخت کو تبدیل کرنے والے موسم مختلف ہوتے ہیں، اور موسموں میں جتنی زیادہ اقسام ہوں گی، ان کی اشکال میں بھی اتنا ہی زیادہ فرق ہوگا۔

Macrocephali: لمبے سروں والے باشندے

میں قوموں کے درمیان پائے جانے والے چھوٹے اختلافات کو نظر انداز کرتا ہوں، اور اب ان اختلافات کا ذکر کروں گا جو یا تو فطرت کی وجہ سے یا رواج کی وجہ سے بڑے ہیں۔ اور سب سے پہلے، لمبے سر والوں (Macrocephali) کے بارے میں۔

👶 رسم و رواج اور جسمانی ساخت

کوئی دوسری انسانی نسل ایسی نہیں ہے جن کے سر تھوڑی بھی ان سے مشابہت رکھتے ہوں۔

- **آغاز میں رواج:** شروع میں، ان کے سروں کی لمبائی کی اصل وجہ رواج تھا، لیکن فطرت بھی اس رواج کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔
- **اشرافیہ کا معیار:** وہ لوگ سب سے زیادہ شریف (Noble) سمجھے جاتے ہیں جن کے سر سب سے زیادہ لمبے ہوتے ہیں۔
- **عمل:** رواج کا طریقہ کار یوں تھا: بچہ پیدا ہوتے ہی، جب اس کا سر ابھی نرم ہوتا ہے، تو وہ اسے ہاتھوں سے شکل دیتے ہیں، اور پٹیوں اور دیگر مناسب تدابیر کا استعمال کرتے ہوئے اسے لمبی شکل اختیار کرنے پر مجبور کرتے ہیں، جس سے سر کی گول شکل ختم ہو جاتی ہے اور وہ لمبائی میں بڑھ جاتا ہے۔(1)

🧬 فطرت اور وراثت میں تبدیلی

اس طرح، شروع میں رواج کام کرتا تھا، چنانچہ یہ ساخت طاقت کا نتیجہ تھی: لیکن، وقت گزرنے کے ساتھ، یہ فطری طور پر بن گئی؛ اس طرح کہ رواج کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں رہا۔

وراثت کا اصول: کیونکہ نطفہ (Semen) جسم کے تمام حصوں سے آتا ہے، صحت مند حصوں سے صحت مند، اور غیر صحت مند حصوں سے غیر صحت مند۔

بقراط کا استدلال: پس اگر گنجے سر والے والدین کے ہاں گنجے سر والے بچے پیدا ہوتے ہیں؛ اور نیلی آنکھوں والے والدین کے ہاں نیلی آنکھوں والے بچے پیدا ہوتے ہیں؛ اور اگر ٹیڑھی آنکھوں والے والدین کے بچے بھی زیادہ تر بھینگے ہوتے ہیں؛ اور اگر یہی بات جسم کی دیگر اشکال کے بارے میں بھی کہی جاسکتی ہے، تو پھر کس چیز سے روکا جاسکتا ہے کہ لمبا سر رکھنے والے والدین کے ہاں لمبا سر والا بچہ پیدا نہ ہو؟

لیکن اب یہ چیزیں ویسے نہیں ہوتیں جیسے پہلے ہوتی تھیں، کیونکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ میل جول کی وجہ سے یہ رواج مزید غالب نہیں رہا۔

لہٰذا، میرے نزدیک ان کے بارے میں صورت حال یہی ہے۔

1- بقراط (Hippocrates) نے جن "Macrocephali" کا ذکر کیا ہے، وہ کوئی واحد قوم نہیں بلکہ بہت قدیم زمانے میں مختلف علاقوں میں پایا جانے والا ایک رواج تھا جس میں نوزائیدہ بچوں کے سر کو پٹیوں یا آلات سے جان بوجھ کر لمبا (elongated skull) بنایا جاتا تھا۔بقراط کے متن میں جس قوم کی طرف براہِ راست اشارہ ہے، وہ شمالی اناٹولیا / Pontus / Euxine Sea (بحر اسود کے جنوبی ساحل) کے لوگ تھے۔ اس کے علاوہ ہزاروں لمبے کھوپڑیوں والے ہن قبائل کی قبریں مشرقی یورپ اور وسطی ایشیا میں ملی ہیں۔

فاسس کے دلدلی علاقے کے باشندوں کا مطالعہ

جہاں تک فاسس (Phasis) کے باشندوں کا تعلق ہے، ان کا ملک دلدلی، گرم، مرطوب اور جنگلات والا ہے؛ وہاں ہر موسم میں بیشتر اور شدید بارشیں ہوتی ہیں؛ اور باشندوں کی زندگی دلدلوں کے درمیان گزرتی ہے۔(1)

طرزِ زندگی اور رہائش

رہائش: ان کے مکانات لکڑی اور سرکنڈوں سے بنائے جاتے ہیں اور پانی کے بیچوں بیچ کھڑے کیے جاتے ہیں۔

- نقل و حرکت: وہ شہر یا بازار تک پیدل چلنے کا شاذ و نادر ہی استعمال کرتے ہیں، بلکہ اکیلے درختوں سے بنی کشتیوں (Canoes) میں اوپر نیچے سفر کرتے ہیں، کیونکہ وہاں بہت سی نہریں ہیں۔
- پانی کا استعمال: وہ گرم اور ٹھہرا ہوا (Stagnant) پانی پیتے ہیں، جب سورج کی وجہ سے وہ سڑا ہوا ہوتا ہے اور جب بارشوں سے پھولا ہوا ہوتا ہے۔
- دریا: دریائے فاسس تمام دریاؤں میں سب سے زیادہ ٹھہرا ہوا ہے اور سب سے زیادہ آہستہ بہتا ہے۔

ماحول کے اثرات

پیداوار: جو پھل وہاں اُگتے ہیں وہ غیر صحت بخش، کمزور اور نامکمل ہوتے ہیں، جس کی وجہ پانی کی زیادتی ہوتی ہے، اور اسی وجہ سے وہ پکتے نہیں، کیونکہ پانی سے بہت زیادہ بخارات اٹھ کر ملک پر چھا جاتے ہیں۔

باشندوں کی جسمانی خصوصیات

ان وجوہات کی بنا پر فاسس کے باشندوں کی ہیئت باقی تمام انسانوں سے مختلف ہوتی ہے:

جسامت: وہ قد میں بڑے ہوتے ہیں اور جسم کی عادی ساخت (Gross Habit of Body) بہت زیادہ ہوتی ہے، اس طرح کہ ان کا کوئی جوڑ یا رگ بھی دکھائی نہیں دیتی۔

رنگت: رنگ میں وہ زرد (Sallow) ہوتے ہیں، گویا انہیں یرقان (Jaundice) لاحق ہو۔

آواز: تمام انسانوں میں ان کی آوازیں سب سے زیادہ کھردری ہوتی ہیں، اس لیے کہ وہ ایسی فضا میں سانس لیتے ہیں جو صاف نہیں، بلکہ دھند آلود اور مرطوب ہوتی ہے۔

1- Poti, Georgia بحر اسود (Black Sea) کے مشرقی ساحل پر Rioni River (قدیم Phasis River) کے دہانے پرآباد لوگ۔

مزاج: وہ جسمانی مشقت کو برداشت کرنے میں قدرتی طور پر کچھ سست (Languid) ہوتے ہیں۔

☁️ **موسم اور ہوا**

موسمیاتی تبدیلی: ان کے موسموں میں گرمی یا سردی کے لحاظ سے بہت کم تبدیلی آتی ہے۔

- ہوائیں: ان کی ہوائیں زیادہ تر جنوبی ہوتی ہیں، سوائے ایک مخصوص ہوا کے جو کبھی کبھار زور سے چلتی ہے، وہ شدید اور گرم ہوتی ہے، اور وہ اسے "سنخرن (cenchron)" کہتے ہیں۔
- شمالی ہوا: شمالی ہوا ان تک شاذونادر ہی پہنچتی ہے، اور جب چلتی بھی ہے تو کمزور اور نرم ہوتی ہے۔

ایشیا اور یورپ کے باشندوں کی مختلف فطرت اور ہیئت کے بارے میں یہی صورت حال ہے۔

ایشیا میں مزاج کی نرمی کی اصل وجوہات

اور جہاں تک باشندوں کی بزدلی (Pusillanimity) اور کم ہمتی (Cowardice) کا تعلق ہے، ایشیائی باشندوں کے یورپیوں کی نسبت کم جنگجو اور زیادہ نرم مزاج ہونے کی بنیادی وجہ موسموں کی فطرت ہے، جن میں گرمی ہو یا سردی یا اسی طرح کی کوئی اور تبدیلی، بڑے تغیرات نہیں آتے۔

🌡️ **آب و ہوا کا مزاج پر اثر**

یکساں مزاج کا نتیجہ: کیونکہ نہ تو ذہن میں کوئی جوش و خروش پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی جسم میں کوئی سخت تبدیلی آتی ہے جس سے مزاج میں تلخی پیدا ہو اور وہ بے سوچے سمجھے جذبات اور غصے کی طرف مائل ہوں، بلکہ وہ ہمیشہ یکساں حالت میں زندگی گزارتے ہیں۔

تبدیلی کی اہمیت: یہ ہر قسم کی تبدیلیاں ہی ہیں جو انسانوں کی فہم کو بیدار کرتی ہیں، اور انہیں سست روی کی حالت میں نہیں جانے دیتیں۔

👑 **سیاسی نظام اور غلامی کا اثر**

کمزوری کی وجوہات: انہی وجوہات کی بنا پر، مجھے ایسا لگتا ہے کہ ایشیائی نسل کمزور ہے، اور مزید برآں، ان کے قوانین کی وجہ سے بھی۔

حکمرانی: کیونکہ ایشیا کے زیادہ تر حصوں میں بادشاہت (Monarchy) کا غلبہ ہے، اور جہاں لوگ اپنے آقا خود نہیں ہوتے اور نہ ہی آزاد ہوتے ہیں، بلکہ دوسروں کے غلام ہوتے ہیں، تو ان کے لیے یہ بات قابلِ غور نہیں ہوتی کہ وہ فوجی نظم و ضبط کیسے حاصل کریں، بلکہ یہ کہ وہ کیسے غیر جنگجو نظر آئیں۔

غیر مساوی خطرات: کیونکہ خطرات کو برابر تقسیم نہیں کیا جاتا، چونکہ انہیں سپاہیوں کی طرح خدمت کرنی پڑتی ہے، شاید تھکاوٹ برداشت کرنی پڑتی ہے، اور اپنے آقاؤں کے لیے مرنا پڑتا ہے، جو ان کے بچوں، بیویوں اور دیگر دوستوں سے دور ہوتے ہیں؛ اور وہ جو بھی شاندار اور مردانہ کارنامے انجام دیتے ہیں، وہ صرف ان کے آقاؤں کی شان و شوکت میں اضافہ کرتے ہیں، جبکہ انہیں حاصل ہونے والا پھل خطرہ اور موت ہوتی ہے۔

زراعت کا نقصان: اور ان سب کے علاوہ، ایسے لوگوں کی زمینیں دشمن کے ذریعے ویران کر دی جاتی ہیں اور کاشتکاری کی کمی کا شکار رہتی ہیں۔

🏹 آزادی اور جنگجوئی

تبدیلی کا عمل: اس طرح، اگر کوئی شخص فطری طور پر جنگجو اور بہادر بھی ہو، تو اداروں کے ذریعے اس کا مزاج تبدیل کر دیا جائے گا۔

مضبوط ثبوت: ان سب کا ایک مضبوط ثبوت یہ ہے کہ ایشیا میں وہ یونانی یا وحشی (Barbarians) جو جابرانہ حکومت کے تحت نہیں ہیں، بلکہ آزاد ہیں اور اپنی محنت کے پھل سے لطف اندوز ہوتے ہیں، وہ سب سے زیادہ جنگجو ہوتے ہیں؛ کیونکہ یہ اپنے ذاتی فائدے کے لیے خطرات کا سامنا کرتے ہیں، اپنی بہادری کا انعام حاصل کرتے ہیں، اور اسی طرح اپنی بزدلی کی سزا بھی برداشت کرتے ہیں۔

اور آپ دیکھیں گے کہ ایشیائی ایک دوسرے سے مختلف ہیں، کچھ بہتر ہیں اور کچھ زیادہ بزدل؛ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا، ان اختلافات کی وجہ موسموں کی تبدیلیاں ہیں۔ ایشیا کے بارے میں یہی ہے۔

شادی کی شرط: تین دشمنوں کو قتل کرنا

یورپ میں سیتھیائی (Scythian) نسل ہے، جسے سرماتی (Sauromatae) کہا جاتا ہے، جو پالوس میوٹس (بحیرہ آزوف) کی سرحدوں پر آباد ہے، اور یہ تمام دوسری نسلوں سے مختلف ہے۔

🏹 جنگجو خواتین اور رواج

جنگجوئی: ان کی خواتین گھوڑے پر سوار ہوتی ہیں، کمان کا استعمال کرتی ہیں، اور اپنے گھوڑوں پر سے نیزہ پھینکتی ہیں، اور جب تک کنواری رہتی ہیں، اپنے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرتی ہیں۔

شادی کی شرط: وہ اپنی کنوارپن کو تب تک نہیں چھوڑتیں جب تک کہ اپنے تین دشمنوں کو قتل نہ کر لیں، اور وہ قانون کے مطابق قربانیاں ادا کرنے تک مردوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔

شادی کے بعد: جو کوئی بھی شوہر اپنا لیتی ہے، وہ گھڑسواری ترک کر دیتی ہے، الا یہ کہ کسی بڑی مہم کی ضرورت اسے مجبور کرے۔

🔪 سینے کو جلانے کی رسم

ان کا دایاں سینہ نہیں ہوتا؛ کیونکہ جب وہ ابھی کم عمر ہوتی ہیں، تو ان کی مائیں ایک تانبے کے آلے کو جو اسی مقصد کے لیے بنایا گیا ہے، زور سے گرم کرتی ہیں، اور اسے دائیں سینے پر لگاتی ہیں، جو جل کر ختم ہو جاتا ہے، اور اس کی بڑھوتری رک جاتی ہے، اور اس طرح تمام قوت اور بھرپورپن دائیں کندھے اور بازو کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

سیتھیائی خانہ بدوش: طرزِ زندگی اور ٹھنڈک کا اثر

جس طرح دوسرے سیتھیائی (1) باشندوں (Scythian Nomades) کی ہیئت میں انفرادیت ہے اور وہ کسی دوسرے سے مشابہت نہیں رکھتے، اسی طرح کا مشاہدہ مصریوں کے لیے بھی صادق آتا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ مؤخر الذکر (مصری) گرمی سے پریشان ہیں اور اول الذکر (سیتھیائی) سردی سے۔

🏜️ سیتھیائی صحرا کی نوعیت

مقام: جسے سیتھیائی صحرا کہا جاتا ہے، وہ ایک چراگاہ ہے، جو گھاس سے مالا مال، بلند اور خوب سیراب ہے۔ کیونکہ وہاں کے دریا جو میدانوں سے پانی لے کر جاتے ہیں، وہ بڑے ہیں۔

رہائش: وہاں وہ سیتھیائی رہتے ہیں جنہیں خانہ بدوش (Nomades) کہا جاتا ہے، کیونکہ ان کے پاس گھر نہیں ہوتے، بلکہ وہ ویگنوں/ (Wagons) گاڑیوں (میں رہتے ہیں۔

1۔ سیتھیائی قدیم دور کی ایک وسیع ایرانی نسلی نسل تھی جو خانہ بدوش (Nomadic) زندگی گزارتی تھی اور ساتویں صدی قبل مسیح سے لے کر چوتھی صدی عیسوی تک وسطی ایشیا اور جنوبی سائبیریا کے وسیع میدانوں (Steppes) میں پھیلی ہوئی تھی۔

🏠 خانہ بدوشوں کی ویگنیں

گاڑیوں کی ساخت: ان میں سے سب سے چھوٹی گاڑیوں کے چار پہیے ہوتے ہیں، لیکن کچھ کے چھ بھی ہوتے ہیں۔ یہ نمدے (Felt) سے ڈھکی ہوتی ہیں، اور ان کی ساخت گھروں کی طرح ہوتی ہے، بعض میں صرف ایک کمرہ ہوتا ہے اور بعض میں تین؛ یہ بارش، برف اور ہواؤں سے محفوظ ہوتی ہیں۔

کھینچنا: ان گاڑیوں کو بیل جوڑی کھینچتی ہے، بعض کو دو اور بعض کو تین، اور وہ سب بغیر سینگوں کے ہوتے ہیں، کیونکہ سردی کی وجہ سے ان کے سینگ نہیں ہوتے۔

🍖 طرزِ زندگی اور غذا

معمولات: ان گاڑیوں میں خواتین رہتی ہیں، لیکن مرد گھوڑوں پر سفر کرتے ہیں، اور بھیڑیں، بیل اور گھوڑے ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔

نقل مکانی: وہ کسی بھی جگہ تب تک رہتے ہیں جب تک ان کے مویشیوں کے لیے چارہ (Provender) موجود ہوتا ہے، اور جب وہ ختم ہو جاتا ہے تو وہ کسی دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں۔

خوراک: وہ ابلا ہوا گوشت کھاتے ہیں، اور گھوڑی کا دودھ پیتے ہیں، اوہپے (hippace) بھی کھاتے ہیں، جو کہ گھوڑی کے دودھ سے تیار کردہ پنیر ہوتا ہے۔

ان کا طرزِ زندگی اور ان کے رسم و رواج یہی ہیں۔

سیتھیائی نسل کی جسمانی ساخت اور یکساں ماحول

موسموں اور جسم کی ساخت کے لحاظ سے، سیتھیائی نسل، مصریوں کی طرح، دیگر تمام اقوام سے مختلف ہونے کے ساتھ یکسانیت رکھتی ہے۔

🥶 موسمی اور جغرافیائی حالات

زرخیزی اور جنگلی حیات: وہ بالکل بھی زرخیز نہیں ہوتے (کم بچے پیدا کرتے ہیں)، اور وہاں کے مقامی جنگلی جانور بھی چھوٹے سائز کے اور تعداد میں کم ہوتے ہیں۔

مقام: کیونکہ یہ ملک شمالی ریچھوں (Northern Bears – Ursa Major/Minor constellations) اور رائفین پہاڑوں (Rhiphaean mountains) کے نیچے واقع ہے، جہاں سے شمالی ہوا چلتی ہے۔

سورج کی حرارت: سورج ان کے بہت قریب صرف گرمیوں کے انقلابِ شمسی کے وقت آتا ہے، اور انہیں صرف مختصر مدت کے لیے اور زیادہ زور سے نہیں گرماتا۔

ہواؤں کا اثر: زمین کے گرم علاقوں سے چلنے والی ہوائیں ان تک نہیں پہنچتیں، یا اگر پہنچتی بھی ہیں تو بہت کم، اور تھوڑی قوت کے ساتھ؛ لیکن شمال کی ہوائیں ہمیشہ چلتی ہیں، جو برف، یخ اور زیادہ پانی سے منجمد ہو چکی ہوتی ہیں، کیونکہ یہ چیزیں پہاڑوں کو کبھی نہیں چھوڑتیں، جس کی وجہ سے وہ غیر آباد ہو جاتے ہیں۔

ماحول: دن کے وقت میدانوں پر گہری دھند چھائی رہتی ہے، اور وہ اسی کے درمیان رہتے ہیں، اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ سردی ان کے ساتھ ہمیشہ موجود رہتی ہے؛ یا اگر ان کے پاس گرمی آتی بھی ہے، تو وہ صرف چند دنوں کے لیے ہوتی ہے، اور حرارت زیادہ تیز نہیں ہوتی۔

میدان: ان کے میدان بلند اور کھلے ہوتے ہیں، ان پر پہاڑوں کا تاج نہیں ہوتا، بلکہ وہ شمالی ریچھوں کے نیچے تک اوپر کی طرف پھیلے ہوتے ہیں۔

🐗 جنگلی حیات کی محدودیت

وہاں کے جنگلی جانور بڑے نہیں ہوتے، بلکہ وہ ہوتے ہیں جو زمین کے نیچے پناہ لے سکیں۔ کیونکہ سردیوں کی ٹھنڈک اور ملک کی بنجرپن ان کی نشوونما کو روکتی ہے، اور اس لیے بھی کہ ان کے پاس کوئی اوٹ یا پناہ نہیں ہوتی۔

🧍 سیتھیائی باشندوں کی ساخت

یکسانیت: موسموں کی تبدیلیاں بھی زیادہ یا شدید نہیں ہوتیں، بلکہ وہ درحقیقت آہستہ آہستہ بدلتے ہیں؛ اور اسی وجہ سے ان کی اشکال ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں، کیونکہ وہ سب یکساں طور پر وہی خوراک، اور گرمی سردی میں وہی لباس استعمال کرتے ہیں، اور نم اور گہری فضا میں سانس لیتے ہیں، اور برف اور یخ سے بنا پانی پیتے ہیں۔

جسمانی کمزوری: وہ زیادہ محنت بھی نہیں کرتے، کیونکہ جب موسموں کی تبدیلیاں زیادہ نہیں ہوتیں تو نہ جسم اور نہ ہی ذہن تھکاوٹ برداشت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

طبی خصوصیات: ان وجوہات کی بنا پر ان کی شکلیں بھاری اور گوشت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں، ان کے جوڑ اچھی طرح سے نمایاں نہیں ہوتے، مزاج نم ہوتا ہے، اور **قوتِ** حیات (Tone) کی کمی ہوتی ہے:

- اندرونی گہایں، اور خاص طور پر آنتوں کی گہایں، رطوبات سے بھری ہوتی ہیں؛ کیونکہ ایسے ملک میں، ایسی ساخت اور ایسی آب وہوا میں، پیٹ کا خشک رہنا قطعی ناممکن ہے۔
- لیکن ان کی چربی اور ان کے جسموں پر بالوں کی غیر موجودگی کی وجہ سے، ان کی اشکال ایک دوسرے سے مشابہت رکھتی ہیں، مرد سب ایک جیسے اور اسی طرح خواتین بھی۔
- نطفے کی تشکیل میں عدم خرابی: چونکہ موسم یکساں درجہ حرارت کے ہوتے ہیں، اس لیے نطفے کی تشکیل میں کوئی بگاڑ یا خرابی نہیں آتی، سوائے کسی شدید وجہ یا بیماری کے۔

جسمانی سستی کا ثبوت: چربی، کمزوری اور خانہ بدوشی

میں آپ کو ان کے مزاج کی نم نژادی / (Humidity) ڈھیلے پن (Laxity) کا ایک مضبوط ثبوت دوں گا۔

🔥 داغ لگانے کا رواج (Cauterization)

علامات: آپ کو سیتھیائی باشندوں کا ایک بڑا حصہ، اور تمام خانہ بدوشوں کے کندھوں، بازوؤں، کلائیوں، سینوں، کولہے کے جوڑوں اور کمر پر داغ لگانے (Cautery) کے نشانات ملیں گے، اور اس کی وجہ ان کی جسمانی ساخت کی نم نژادی اور ڈھیلا پن کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

کمزوری کی وجہ: کیونکہ وہ اپنی نم نژادی اور کمزوری (Atony) کی وجہ سے نہ تو کمان کو کھینچ سکتے ہیں، اور نہ ہی کندھے سے نیزہ پھینک سکتے ہیں۔

علاج: لیکن جب انہیں داغ لگایا جاتا ہے، تو ان کے جوڑوں میں موجود زیادہ تر رطوبت خشک ہو جاتی ہے، اور وہ زیادہ مضبوط، بہتر پلے ہوئے ہو جاتے ہیں، اور ان کے جوڑ ایک زیادہ مناسب حالت میں آ جاتے ہیں۔

🚶 سست روی اور طرزِ زندگی

جسمانی ڈھیلا پن: وہ ابتدا میں ڈھیلے ڈھالے اور پستہ قد ہوتے ہیں، کیونکہ مصر کی طرح، انہیں لپیٹا نہیں جاتا (?)؛ اور پھر وہ گھڑ سواری پر توجہ نہیں دیتے، تاکہ وہ اس کے ماہر بن سکیں۔

بیٹھا ہوا طرزِ زندگی: اور یہ ان کے بیٹھے رہنے والے طرزِ زندگی کی وجہ سے بھی ہے؛ کیونکہ مرد، جب گھوڑے پر سوار نہیں ہو سکتے، تو اپنا زیادہ تر وقت گاڑی (Wagon) میں بیٹھے رہتے ہیں، اور وہ شاذ و نادر ہی چلنے پھرنے کی مشق کرتے ہیں، کیونکہ وہ اکثر نقل مکانی اور مقام کی تبدیلی کرتے رہتے ہیں۔

خواتین: جہاں تک خواتین کا تعلق ہے، یہ حیرت انگیز ہے کہ وہ کتنی ڈھیلی اور سست ہوتی ہیں۔

🎨 رنگت کا سبب

سیتھیائی نسل کی رنگت سردی کی وجہ سے بھوری ہوتی ہے، نہ کہ سورج کی شدید گرمی سے، کیونکہ جلد کی سفیدی سردی سے جھلس جاتی ہے، اور بھوری ہو جاتی ہے۔

سیتھیائی نسل کی کم تولیدی صلاحیت کی وجوہات

ایسی ساخت والے لوگوں کا زیادہ بچے پیدا کرنا (Prolific) ناممکن ہے:

🧍 مردوں میں کمزوری

جنسی خواہش: مردوں میں جنسی خواہشات قوی نہیں ہوتیں، اس کی وجہ ان کی ڈھیلی جسمانی ساخت (Laxity)، اور ان کے پیٹ کا نرم اور ٹھنڈا ہونا ہے۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر اس بات کا امکان کم ہی ہوتا ہے کہ مرد شادی یا جنسی تعلقات میں زیادہ دلچسپی لے۔

تھکاوٹ: اس کے علاوہ، گھوڑے پر سواری کی مشقت سے تھکاوٹ کے باعث بھی مردوں کی خواہشات کمزور پڑ جاتی ہیں۔

👩 عورتوں میں بانجھ پن کی وجوہات

یہ مردوں کی طرف سے وجوہات ہیں؛ لیکن خواتین میں، وہ موٹاپے (Embonpoint) اور نم نژادی (Humidity) کی وجہ سے ہیں:

- **رحم کی حالت:** کیونکہ رحم نطفہ (Semen) قبول نہیں کر سکتا، اور حیض کا اخراج بھی ویسا نہیں ہوتا جیسا ہونا چاہیے، بلکہ کم مقدار میں اور بہت طویل وقفوں کے بعد ہوتا ہے۔
- **چربی کا اثر:** رحم کا منہ چربی سے بند ہو جاتا ہے اور نطفہ کو اندر جانے نہیں دیتا۔
- **طرزِ زندگی:** اس کے علاوہ، وہ خود بھی سست اور موٹی ہوتی ہیں، اور ان کے پیٹ ٹھنڈے اور نرم ہوتے ہیں۔

🧑‍🤝‍🧑 **نتیجہ (خادماؤں کا ثبوت)**

ان وجوہات کی بنا پر سیتھیائی نسل کم تولیدی ہے۔

مضبوط ثبوت: ان کی خادمائیں (Female Servants) اس کا ایک مضبوط ثبوت فراہم کرتی ہیں؛ کیونکہ وہ مرد سے تعلق قائم کرتے ہی فوری طور پر حاملہ ہو جاتی ہیں، جس کی وجہ ان کا فعال طرزِ زندگی اور جسم کا پتلا پن ہے۔

بیماریوں کی خدائی یا طبعی وجہ؟

اور، ان کے علاوہ، سیتھیائیوں میں بہت سے خواجہ سرا (Eunuchs) بھی ہیں، جو عورتوں کا کام کرتے ہیں، اور عورتوں کی طرح بات کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو مخنث (Effeminates) کہا جاتا ہے۔

🧘 **مخنث ہونے کی مذہبی توجیہ**

مقامی اعتقاد: ملک کے باشندے ان کی نامردی (Impotence) کی وجہ خدا کو قرار دیتے ہیں، اور ایسے لوگوں کی عزت اور پوجا کرتے ہیں، ہر کوئی اس خوف میں مبتلا رہتا ہے کہ کہیں یہی حال اس کا نہ ہو جائے۔

لیکن میرے نزدیک ایسا لگتا ہے کہ ایسے امراض بھی اتنے ہی خدائی ہیں جتنے باقی تمام ہیں، اور کوئی ایک بیماری دوسرے سے نہ زیادہ خدائی ہے اور نہ زیادہ انسانی، بلکہ سب ایک جیسے خدائی ہیں، کیونکہ ہر ایک کی اپنی ایک فطرت ہے، اور کوئی بھی بیماری طبعی وجہ کے بغیر پیدا نہیں ہوتی۔

🐴 **نامردی کی طبعی وجہ**

میں اب وضاحت کروں گا کہ میرے خیال میں یہ مرض کیسے شروع ہوتا ہے۔

مسلسل گھڑسواری: مسلسل گھوڑے پر سواری کی وجہ سے، ان کے پاؤں ہمیشہ گھوڑوں کے نیچے لٹکے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے جوڑوں میں دائمی رطوبتوں کا بہاؤ (Chronic Defluxions) ہو جاتا ہے؛ وہ بعد میں لنگڑے ہو جاتے ہیں اور ان کے کولہے کا جوڑ اکڑ جاتا ہے، کم از کم ان لوگوں کا جو اس سے شدید متاثر ہوتے ہیں۔

🔪 **علاج کا ناکام طریقہ اور طبی نتیجہ**

مقامی علاج: وہ اپنا علاج اس طرح کرتے ہیں: جب بیماری شروع ہوتی ہے، تو وہ کان کے پیچھے کی رگ کو کھول دیتے ہیں، اور جب خون بہتا ہے تو کمزوری کی وجہ سے انہیں نیند آ جاتی ہے، اور بعد میں وہ بیدار ہوتے ہیں، کچھ اچھی صحت میں اور کچھ نہیں۔

میرے نزدیک ایسا لگتا ہے کہ اس علاج سے نطفہ میں تبدیلی آتی ہے، کیونکہ کانوں کے پیچھے رگیں ہوتی ہیں جنہیں کاٹنے سے نامردی پیدا ہوتی ہے۔ اب، یہ رگیں مجھے لگتا ہے کہ کاٹ دی جاتی ہیں۔

عورتوں کا روپ دھارنا: ایسے لوگ بعد میں، جب عورتوں کے پاس جاتے ہیں اور ان سے تعلق قائم نہیں کر پاتے، تو پہلے تو زیادہ نہیں سوچتے، بلکہ خاموش رہتے ہیں؛ لیکن جب دو، تین، یا اس سے زیادہ بار کوشش کرنے پر بھی کامیاب نہیں ہوتے، تو یہ گمان کرتے ہوئے کہ انہوں نے اس دیوتا کے خلاف کوئی جرم کیا ہے جسے وہ اس مرض کا ذمہ دار سمجھتے ہیں، وہ عورتوں کے کپڑے پہن لیتے ہیں، اپنے آپ کو مخنث ہونے کا طعنہ دیتے ہیں، عورتوں کا کردار ادا کرتے ہیں، اور وہی کام کرتے ہیں جو عورتیں کرتی ہیں۔

💰 امیروں میں زیادہ رواج

طبقہ: سیتھیائیوں میں یہ حال امیروں کو سہنا پڑتا ہے، نہ کہ کم تر لوگوں کو، بلکہ سب سے زیادہ شریف اور طاقتور لوگوں کو، ان کی گھڑ سواری کی وجہ سے۔ کیونکہ غریب لوگ کم متاثر ہوتے ہیں، چونکہ وہ گھوڑے پر سواری نہیں کرتے۔

مذہبی توجیہ کا رد: اور اگر یہ بیماری دوسرے امراض سے زیادہ خدائی ہوتی، تو اسے صرف سیتھیائیوں کے سب سے زیادہ شریف اور امیر لوگوں پر ہی نہیں، بلکہ سب پر یکساں طور پر آنا چاہیے تھا، یا بلکہ ان لوگوں پر جن کے پاس کم ہے، کیونکہ وہ دیوتاؤں کو عزت دینے کے قابل نہیں ہیں، اگر واقعی دیوتا اس طرح مردوں سے اجر پا کر خوش ہوتے ہیں اور بدلے میں نوازتے ہیں؛ کیونکہ یہ امکان ہے کہ امیر لوگ دیوتاؤں کے لیے زیادہ قربانیاں دیتے ہیں، اور زیادہ نذریں پیش کرتے ہیں، اس لیے کہ ان کے پاس دولت ہے، اور وہ دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں۔ جبکہ غریب لوگ، کمی کی وجہ سے، یہ سب کم کرتے ہیں، اور اس کے علاوہ، دیوتاؤں کو طعنہ بھی دیتے ہیں کہ انہیں دولت کیوں نہیں دی، لہٰذا یہ زیادہ امکان تھا کہ کم مال و دولت والے ان خطاؤں کی سزا بھگتیں نہ کہ امیر۔

🩺 حتمی طبی وجہ

- **نتیجہ:** لیکن، جیسا کہ میں نے پہلے کہا، یہ امراض بھی دوسرے امراض کی طرح ہی خدائی ہیں، کیونکہ ہر ایک طبعی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، اور یہ بیماری سیتھیائیوں میں میری بیان کردہ وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

- **دیگر مردوں میں بھی:** لیکن یہ دوسرے مردوں پر بھی اسی طرح حملہ کرتی ہے، کیونکہ جب بھی مرد بہت زیادہ اور اکثر گھوڑے پر سواری کرتے ہیں، تو بہت سے لوگ جوڑوں میں نزلہ، عرق النساء، اور گنٹھیا (Gout) سے متاثر ہوتے ہیں، اور وہ جنسی تعلقات کے لیے نااہل ہو جاتے ہیں۔

- سیتھیائیوں کی تخصیص: لیکن یہ شکایات سیتھیائیوں پر حملہ کرتی ہیں، اور وہ مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر سب سے زیادہ نامرد ہوتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی کہ وہ ہمیشہ پتلون پہنتے ہیں، اور اپنا زیادہ تر وقت گھوڑے پر گزارتے ہیں، تاکہ اپنے شرمگاہ کو ہاتھوں سے نہ چھوئیں، اور ٹھنڈک اور تھکاوٹ کی وجہ سے وہ جنسی خواہش کو بھول جاتے ہیں، اور تب تک کوشش نہیں کرتے جب تک کہ وہ اپنی مردانگی کھو نہیں دیتے۔

سیتھیائی نسل کے بارے میں یہی ہے۔

یورپی باشندوں کی ہیئت اور مزاج کا تنوع

یورپ میں باقی نسلیں ایک دوسرے سے قد اور ساخت دونوں لحاظ سے مختلف ہیں، اس کی وجہ موسموں کی تبدیلیاں ہیں، جو بہت شدید اور بار بار ہوتی ہیں، اور اس لیے بھی کہ گرمی تیز ہوتی ہے، سردیاں سخت ہوتی ہیں، اور بار بار بارشیں ہوتی ہیں، اور پھر طویل خشک سالی اور ہوائیں چلتی ہیں، جن سے کئی اور متنوع تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

👬 یورپ میں تنوع کی وجوہات

تولید پر اثر: ان تبدیلیوں کا اثر نطفہ کے جمنے (Coagulation of Semen) کے عمل میں تولید پر پڑنے کا امکان ہے، کیونکہ یہ عمل گرمیوں میں ویسا نہیں ہو سکتا جیسا سردیوں میں، اور نہ ہی برسات کے موسم میں ویسا جیسا خشک موسم میں۔

ساختی تنوع: اس لیے، میں سمجھتا ہوں کہ یورپیوں کی شکلیں ایشیائیوں کی نسبت زیادہ مختلف ہوتی ہیں؛ اور وہ ایک ہی شہر میں بھی قد کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتے ہیں؛ کیونکہ نطفہ کے جمنے میں خرابیاں وہاں زیادہ کثرت سے ہوتی ہیں جہاں موسم بار بار بدلتے ہیں، بہ نسبت ان جگہوں کے جہاں موسم یکساں اور برابر ہوتے ہیں۔

⚔️ مزاج اور بہادری

- **مزاجی تبدیلیاں:** ان کے مزاج کے بارے میں بھی یہی کہا جا سکتا ہے، کیونکہ ایسے مزاج میں جنگلی، غیر سماجی اور جذباتی لوگ پیدا ہوتے ہیں۔
- **جذباتیت کی وجہ:** کیونکہ ذہن کا بار بار جوش و خروش وحشی پن پیدا کرتا ہے، اور ملنساری و نرم مزاجی کو ختم کر دیتا ہے، اور اسی لیے میں سمجھتا ہوں کہ یورپ کے باشندے ایشیا کے مقابلے میں زیادہ بہادر ہیں۔
- **محنت اور ہمت:** کیونکہ ایک ایسا ماحول جو ہمیشہ یکساں رہتا ہے، سستی پیدا کرتا ہے، لیکن بدلتا ہوا ماحول جسم اور ذہن دونوں کو مشقت والی کوششوں کی طرف مائل کرتا ہے؛ اور آرام و سستی سے بزدلی پیدا ہوتی ہے، اور مشقت آمیز کوششوں اور تکلیفوں سے بہادری۔

🏛️ آزاد سیاسی نظام کا کردار

- **جنگجوئی:** اس وجہ سے یورپ کے باشندے ایشیائیوں سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں، اور یہ ان کے اداروں اور نظام کی وجہ سے بھی ہے، کیونکہ ان پر بادشاہوں کے ذریعے حکومت نہیں کی جاتی جیسا کہ مؤخر الذکر پر ہوتی ہے،

- **آزادی کا ثمر:** کیونکہ جہاں لوگوں پر بادشاہوں کی حکومت ہوتی ہے، وہاں وہ بہت بزدل ہوتے ہیں، جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے؛ کیونکہ ان کی روحیں غلام ہوتی ہیں، اور وہ کسی دوسرے کی طاقت کو بڑھانے کے لیے خوشی سے یا آسانی سے خطرات مول نہیں لیں گے؛ لیکن جو آزاد ہوتے ہیں وہ اپنے ذاتی فائدے کے لیے خطرات مول لیتے ہیں، نہ کہ دوسروں کی خاطر؛ وہ خطرے کو دعوت دیتے ہیں اور اس سے ملنے جاتے ہیں، کیونکہ وہ خود فتح کے انعامات حاصل کرتے ہیں، اور اس طرح ان کے ادارے ان کی بہادری میں کچھ کم حصہ نہیں ڈالتے۔

یورپ میں قبائل کا تنوع اور جغرافیائی تعین

اور یورپ میں دوسرے قبائل بھی ہیں، جو ایک دوسرے سے قد، شکل اور بہادری میں مختلف ہیں: یہ وہی اختلافات ہیں جن کا ذکر میں نے پہلے کیا تھا، اور اب مزید وضاحت کے ساتھ بیان کروں گا۔

1 🏞️ . **پہاڑی، ناہموار، بلند اور سیراب علاقہ**

ماحول: جو لوگ پہاڑی، ناہموار، بلند اور خوب سیراب ملک میں آباد ہیں، اور جہاں موسموں کی تبدیلیاں بہت شدید ہوتی ہیں، ان میں شکلوں کا بہت زیادہ تنوع ہونے کا امکان ہوتا ہے، اور وہ فطرتاً حوصلہ مند اور جنگجو مزاج کے ہوتے ہیں؛ اور ایسے لوگوں کی فطرت میں وحشی پن اور درندگی کی کمی نہیں ہوتی۔

2 🌳 . **نشیبی، دلدلی اور گرم علاقہ**

ماحول: لیکن جو لوگ ایسی جگہوں پر رہتے ہیں جو نشیبی، چراگاہوں سے بھرپور اور ناقص ہواداری والی ہوں، اور جن کے پاس ٹھنڈی ہواؤں کی نسبت گرم ہواؤں کا زیادہ تناسب ہو، اور جو گرم پانی استعمال کرتے ہیں—ان کا قد بڑا یا متناسب ہونے کا امکان نہیں ہوتا، بلکہ ان کی ساخت چوڑی، گوشت سے بھری ہوتی ہے، اور ان کے بال سیاہ ہوتے ہیں۔

مزاج اور رنگ: وہ گہری رنگت کے ہوتے ہیں نہ کہ ہلکی رنگت کے، اور ان میں بلغمی مزاج کی نسبت صفراوی (Bilious) ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ بہادری اور محنت آمیز جدوجہد ان میں فطرتاً نہیں ہوتی، لیکن ان کے اداروں اور قوانین کے ذریعے پیدا کی جا سکتی ہے۔

پانی کا اثر: اور اگر ملک میں ایسے دریا ہوں جو ٹھہرے ہوئے اور بارش کے پانی کو نکال باہر کرتے ہوں، تو پانی صحت بخش اور صاف ہو سکتا ہے؛ لیکن اگر دریا نہ ہوں، اور باشندے چشموں کا پانی، اور ٹھہرا ہوا اور دلدلی پانی پیتے ہوں، تو ان کے پیٹ باہر نکلے ہوئے اور تلی بڑھی ہوئی ہونا لازمی ہے۔

3 🌬️ . بلند، سطحی اور ہوادار علاقہ

ماحول: لیکن جو لوگ بلند، سطحی، ہوادار اور خوب سیر اب ملک میں رہتے ہیں، ان کا قد بڑا ہوگا اور وہ ایک دوسرے سے مشابہت رکھیں گے؛ لیکن ان کا ذہن قدرے غیر مردانہ (Unmanly) اور نرم ہوگا۔

4 🌵 . پتلی، خشک اور سخت زمین

ماحول: وہ لوگ جو پتلی، ناقص سیر اب اور بنجر مٹی پر رہتے ہیں، اور جہاں موسموں کی تبدیلیوں میں اچھا اعتدال نہ ہو، ایسے ملک میں ان کے جسم نسبتاً سخت اور مضبوط ہوں گے، رنگت سیاہ کی نسبت سنہری ہو گی، اور مزاج و جذبات میں وہ مغرور اور خود رائے (Haughty and self-willed) ہوں گے۔

🔍 حتمی نتیجہ: فطرت اور ماحول کا ربط

- **سب سے زیادہ تنوع:** جہاں موسموں کی تبدیلیاں سب سے زیادہ کثرت سے ہوتی ہیں، اور جہاں وہ ایک دوسرے سے سب سے زیادہ مختلف ہوتی ہیں، وہاں آپ کو ان کی شکلیں، مزاج اور فطرت سب سے زیادہ متنوع ملیں گی۔
- **اہم عوامل:** یہ اختلافات کی سب سے مضبوط طبعی وجوہات ہیں، اور اس کے بعد وہ ملک جہاں کوئی رہتا ہے، اور پانی؛ کیونکہ، عام طور پر، آپ دیکھیں گے کہ انسانوں کی شکلیں اور مزاج اس ملک کی فطرت کے مطابق ہوتے ہیں:
- **زرخیز زمین:** جہاں زمین زرخیز، نرم، اور خوب سیر اب ہو، اور بہت بلند جگہوں سے پانی فراہم کیا جاتا ہو، تاکہ وہ گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں ٹھنڈا رہے، اور جہاں موسم اچھا ہو، وہاں کے لوگ گوشت سے بھرے ہوتے ہیں، ان کے جوڑ خراب شکل کے ہوتے ہیں، اور وہ نم مزاج کے ہوتے ہیں؛ وہ محنت برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتے، اور زیادہ تر کم حوصلہ ہوتے ہیں؛ ان میں سستی اور کاہلی نظر آتی ہے، اور فنون کے لیے وہ سست ہوتے ہیں، اور ذہین یا زیرک نہیں ہوتے۔
- **بنجر زمین:** جب ملک بنجر، بے باڑ اور ناہموار ہو، سردی سے جھلسا ہوا اور سورج سے تپا ہوا ہو، وہاں آپ کو سخت جان، پتلے، اچھے جوڑوں والے، مضبوط اور بال دار لوگ نظر آئیں گے؛ ایسے مزاج کے ساتھ تیز پن، محنت اور چوکسی ہوتی ہے؛ اخلاقیات اور جذبات میں وہ مغرور اور ضدی ہوتے ہیں، نرم مزاجی کی نسبت زیادہ تند طبیعت کے ہوتے ہیں؛ اور آپ انہیں فنون کے لحاظ

سے ذہین اور ہوشیار، اور عسکری امور میں سبقت لے جانے والا پائیں گے؛ اور اسی طرح زمین کی دیگر تمام پیداوار بھی خود زمین کے مطابق ہوتی ہے۔

اس طرح سب سے زیادہ متضاد فطرتوں اور اشکال کا معاملہ یہی ہے؛ ان سے نتائج اخذ کرتے ہوئے، آپ باقی کے بارے میں بھی فیصلہ کر سکتے ہیں اور آپ کو غلطی کا کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔

– THE END –